ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

مثنوی شیرازۂ معرفت در بیان حالات و وفات قطب ربانی محبوب یزدانی مرشد و مولا سید سند عارف یزدانی جناب حکیم سید شاہ محمد جعفر صاحب قدس سرہ

مثنوی
شیرازۂ معرفت
۱۳۱۳ھ

من تصنیف عاصی پر معاصی فقیر غلام عبد المبارک غلام محمد کلار عفی عنہ ساکن قصبہ جلیسر ضلع ایٹہ محلہ افغانان

در مطبع مصطفائی طبع گردید ۱۳۱۳

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

مثنوی

شیرازۂ معرفت

۱۳۱۳ھ

در مطبع مصطفائی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع حمد و نعت

نہین بجز ایزد پاک ذات — نہین ہے کسیکو قرار و ثبات
محمد جو تھے مالک دوسرا — بنا واسطے جنکے ارض و سما
سو وہ بھی نہ اسجا رہے برقرار — گئے اس جہان سے وہ والا تبار
اور اصحاب یاران پاک رسول — حسین و حسن نور چشم بتول
وہ گیارہ جو تھے مرجع خاص و عام — جو مشہور و معروف ہین وہ امام
یہ تھے اہلبیت رسول خدا — وہ تھے دین کی راہ کے پیشوا
یہ جو بودند این رکن دین استوار — نماندہ درا ینجا اقامت گزار
ہوئے بعد مین انکے صد ہا امام — بنے جو اماموں کے قایم مقام
الٰہی کہان غوث اعظم گئے — جہانمین نہ معروف کرخی رہے

غرض سب کو یہ راہ درپیش ہے — مگر وقت مین مان پس وپیش ہے
رہیگا نکوئی نہ کوئی رہا — رہیگی فقط ایک ذات خدا

آغاز بیان حالات جناب قطب زمان محبوب یزدان مرشدی ومولائی سیدی سندی عارف ایزدی حضرت حکیم سید مہر علی صاحب قدس اللہ سرالعزیز

تیرے غم مین اے ساقی غمگسار — ہوا مثل لالہ کے دل داغ دار
بھلا اب میری کون لیگا خبر — بتا میکے ہوا مین جاون کدہر
بس اس غم سے ہے حال میرا تباہ — ہوا دونون آنکھون مین عالم سیاہ
سنو ماجرا اب قیامت نما — ہوا ایک یہ سانحہ جان گزا
کہ در نسل سادات آل رسول — گل گلبن مرتضے و بتول
گرامی در مخزن پنجتن — سہی سرو باغ حسین و حسن
گزین رہبر قادری خاندان — جگر گوشۂ دستگیر جہان
ہمہ علم دان فاضل و با کمال — محقق مدقق و صاحب مقال
خداوند قال و خداوند حال — کریم و رحیم و ستودہ خصال
خلف دومی سید نورالدین — بدر زندہ علم دنیا و دین
رسیدہ بعرفان و کامل ولے — کہ بودند آن سید مہر علی
اب اسکا لکھون لفظ صاحب ضرور — وہ مشہور دنیا مین تھے دور دور

بس اونکو لکھون قدس سرہ ٗ لکھون بلکہ مین شاہ پڑہ کہ

شریف و نجیب و ستودہ خصال رئیس اور حکیم اور فقر خندہ فال

نہایت سخی بلکہ بحر کرم ہر اک پر تہا حضرت کا لطف اتم

نہین حلم کی اونکے کچھہ انتہا سراپا تہا کل حلم اونمین بہرا

فصاحت بلاغت مین فرد زمان کہ سحبان بھی اپنا پکڑتا ہے کان

یہ عاجز نوازی سے تہے شام و سحر در خیر جاری تہا ہر وقت پر

کسی نے لئے کیا جس گھڑی کچھہ سوال اوسی وقت دی اوسکی حاجت نکال

کوئی فن نہ تہا جو نہ ہو اونکو یاد عرض آپ ہر فن کے تھے اوستاد

امیرون سے تہا جتنا میل و ملاپ غریبون سے بہی اوتنا رہتے تھے آپ

خطائے مریدان سے تھی درگذر مساوی تھے ہر اک کے اوپر نظر

زبان زد تہا ہر وقت علم قران حدیث اور تفسیر تھی بر زبان

شجاعت سخاوت کے بحر روان بہ علم طبابت مسیح زمان

تصوف کے تھی علم مین بادشاہ کہ معلوم تہی اسکی ہر ایک راہ

بہ حکمت چو لقمان بدانم بجاست بہ ہر فن چو مولی بگویم رواست

لکھون آپکی عمر کا اب مین حال کہ تہا ہفت و ہشتاد کا سن و سال

وہ تہے میرے مرشد مین اونکا غلام مین خدمت مین رہتا تہا حاضر مدام

کرامات صدہا ہین اونکی عیان کرون مختصر اک کرامت بیان

ذکر کرامت جناب بابت التوائی تبادلہ مصنف

تجھے ساقیا اب مین ڈہونڈون کہان ۔ گیا کس طرف اے مسیح زمان
مین حیرت سے سرگران ہون ہر چار سو ۔ پہرون ہون بہت ڈہونڈہتا کو بکو
کرامات اپنی دکہا کر مجہے ۔ مسیحا میرے تم کدہر چل بسے
ابہی تہوڑی دنکا کرون ہون مین ذکر ۔ ہوئی مجہہ غالب بڑی ایک فکر
جو صاحب ہین جنرل انسپکٹر ۔ کہ حاکم پولس کے ہین با کر و فر
ہوا حکم وقت سحر اونکے سے مجہے ۔ کہ تبدیل ہون اکبرآباد سے
زمانہ کا مجہپر ہوا ظلم و قہر ۔ کہ پورب کی جانب مین ہے ایک شہر
ہے مشہور وہ شہر بس دور رو ۔ کہو پہلے غازی و لیدا وسکے پور
سو اوس شہر کو مین مبدل ہوا ۔ پریشان جو زلف مسلسل ہوا
نہ بن آئی تدبیر اسکے سوا ۔ کہا سارا احوال مرشد سے جا
نہایت جو تہا مجکو خوف و ہراس ۔ کہ بر جا نہ تہے میرے ہوش و حواس
غضب اوسوقت کی کیا ہو حالت بیان ۔ کہ تہی میری آنکہون سے آنسو روان
جو مرشد نے دیکہا مجہے چشم تر ۔ تو کی مجہپہ الطاف کی پہر نظر
کہا مجہہ سے ولیکن نہ کر کچہہ خطر ۔ تو رکہہ اپنے ہر دم خدا پر نظر
کہ قادر وہی ہے وہی کبریا ۔ دعا کر اوسی سے تو صبح و مسا

خدا سے تو کر صدق دل سے دعا ۔ وہی تیری حاجت کریگا روا
نہین اوسکے نزدیک مشکل ذرا ۔ جو جانے سے وان کے تجھے بچا
کیا آپنے اسطرح جب بیان ۔ تو تسکین ہوئی جان مین آئی جان
بصد صدق دل اور بصد اعتقاد ۔ لگا مانگنے مین خدا سے مراد
تصرف سے مرشد کے تیر دعا ۔ نشانہ پہ بیٹھا بحکم خدا
ہوا ملتوی پھر تبدل مرا ۔ برنگ گل اب غنچۂ دل کھلا
میرے ساتھ جو اور بھی لوگ تھے ۔ وہ بدلی سے سب روک رکھے گئے
جو بدلی پہ آنے تھے ہم سب کے یان ۔ کمی مین وہ سب لے لئے بیگمان
یہ ادنا کرامات تھی آپ کی ۔ جو اظہار اسجا سراسر ہوئی

بیان حال واقعہ جانگزا و سانحہ ہوش ربا یعنے انتقال جناب

تیرے ہجر مین سال تھے مہ لقا ۔ مرے دل پہ چھائی ہے غم کی گھٹا
کیا ہے کسی نے جہان سے سفر ۔ کہ پھٹتا ہے جسکے بیان سے جگر
نہ ہو ہجر سے کسطرح دل کباب ۔ نظر سے چھپا میری وہ آفتاب
قیامت کا ہو حال جب آشکار ۔ کرون کیون نہ ماتم مین لیل و نہار
ہوا ماہ رمضان کا جب طلوع ۔ ہوا رنج اور غم کا سامان شروع
ہوئے آپ اس ماہ مین کسلمند ۔ مرض آج سے کل ہوا پھر دوچند
مرض کو ترقی ہوئی دمبدم ۔ بڑھا ضعف و طاقت ہوئی روز کم

جو تھے آپ مانند بدر کمال — بنایا نقاحت نے مثل ہلال
نہ باقی رہی نام کو اشتہا — جو تھوڑا سا کہاتے تھے وہ بہی چھٹا
اب اسجا پہ یہ شعر میر حسن — ہے مصداق آن صاحب ذوالمنن
نہ کہانے کی سدہ اور نہ پینے کا ہوش — بھرا دلمین اونکی محبت کا جوش
مگر طاعت حق مین وہ ذی کرم — رہے تا دم مرگ ثابت قدم
قریب آگیا وقت رحلت کا جو — وصال خدا کی لگی پھر لو لو
جو بائیس تاریخ رمضان کو — پڑا روز یکشنبہ اے دوستو
کہ سن تیرہ سو تیرہ ہجری کے تھے — گھڑی مین ہی ستے آٹھ گھنٹے بجے
عشا کی نماز و وظائف سے جب — فراغت ہوئے ذات والا کو تب
جو ہین جانشین آپکے اور ولی — وہ فرزند دلبند قدرت علی
اشارہ سے اونکو کیا پھر طلب — گئے آپکے روبرو مین وہ جب
تو دیکہا کئے اونکو اک غور سے — نظر اپنی ڈالی ہر اک طور سے
اگرچہ نہ اوسدم کیا کچھہ کلام — نظر سے بھرا اونکا سینہ تمام
وہ نعمت جو سینہ بسینہ کی تہی — عطا کر چکے تھے اونہین پہلے ہی
جو کچھہ اور باقی تہا راز و نیاز — نظر مین کیا اوس سے بہی سرفراز
غرض ہرطرح انکو کامل کیا — بنا اپنی مانند اکمل دیا
نہ کی پھر کسی سے کوئی گفتگو — رکہا لب پہ بس ذکر اللہ ہو

لیا نام حق جب لشوق کمال	ہوا نام کے ساتھہ ہی لیں وصال
دیا چھوڑ اس ظاہری جسم کو	ملی ذات کی ذات مین جاکے لو
ہوئی آکے جو لبست نو مین وفات	نکلتے ہی اسمین بڑی ایک بات
علی مرتضے یعنی مشکل کشا	خلیفہ چہارم وہ شیر خدا
بدست ابن ملجم بزخم شدید	بہ لبست و یکم صوم گشتہ شہید
جو مرشد تھے آل رسول کریم	اور اولاد امجد علی عظیم
بہ لبست و یکم آن علے ولی	ولبست دویم سید مہر علی
درین ماہ رمضان این پیشوا	زدار فنا شد بدار البقا
ہوئی پھر تو آثار محشر بپا	تھا ہر سمت فریاد شور و بکا
عجب وقت اوشب تھی ہیہات وہ	قیامت کی تھی خاص کر رات وہ
جما رنج اور غم کا اک دلپہ جھاڑ	ہوا رات کا کاٹنا وہ پہاڑ

بیان جانگاہ دربارہ حالات تجہیز و تکفین جناب والا

کرون ساقیا اب گریبان کو چاک	اوڑاؤن سر اپنے پہ ہاتھون سے خاک
چو مہر علی بود نور زمان	نہان میشود در زمین زیر جہان
گئی رات القصہ جب وہ گذر	دوشنبہ کے دن کی ہوئی پھر سحر
ہوا رنگ چہرہ کا ہر اک کے فق	فلک نمایان ہوے جب شفق
شفق سے عیان صاف تھا یہ سخن	کہ رویا ہے خون آج چرخ کہن

سحر زار و نالان بصد اضطراب | بر آمد بہ چرخ برین آفتاب
عزیز و اقربا آپ کو غسل دے | اوٹھا کر جنازہ کو جب لے چلے
کرون کیا مین اوسدم کی حالت بیان | ہوا زیر و بالا زمین و زمان
جہانتک تھے موجود چہوٹے بڑے | وہ اک درد سے رو رہے تھے کہڑے
بجز یزو اقارب غلامان ہمہ | سر و سینہ تھے کوٹتے دم بدم
سوا اونکے ہر اک پہ طاری تہا غم | کوئی اشک چشم گریان کوئی چشم نم
جگر پارہ پارہ تہا اوس شور سے | کوئی چپکے روتا کوئی زور سے
بہت جبکہ کرتے تہے دلکو کرخت | تو پہر دلمین اوٹہتا تہا اک درد سخت
کہڑی جو کہ کوٹہونپہ تہے مرد و زن | وہ سب مبتلا تہے برنج و محن
دو کالونپہ تہے جتنے دوکاندار | وہ سب اونکے ماتم مین تہے سوگوار
وہ موقوف کر اپنا کل کاروبار | یہہ کہتے تہے آپسمین سب ایک بار
گیا آج دنیا سے اک بادشاہ | ہوا شہر خالی و بالکل تباہ
جنازہ کے تہی ساتہہ بہیڑ اسقدر | کہ مطلق صبا کا نہ تہا وان گذر
عیان تہا جنازہ سے یہ باربار | کہ گلشن کے جون آخری ہو بہار
بقول نظامی بصد شور و شر | سوداٰی این شعر شد جلوہ گر
کبودی وکوری در آمد بہ چرخ | کہ بغداد را کرد ویلے کاخ و کرخ
جنازہ کو لیکر غرض مرد مان | جو دیوانخانہ سے پہونچے وہان

وہان سب نے ملکر بصد امتیاز ۔ ادا کی جنازہ کی اونکے نماز

جو والد کا ہے آپکے وان مزار ۔ کیا دفن پہلو مین انجام کار

تہی تاریخ تیئیس ۲۳ رمضان کی ۔ کہ جس روز تجہیز تکفین ہوئی

سن تیرہ سو تیرہ (سنہ ۱۳۱۳ ہجری) تہے ہیگمان ۔ کہین جسکو ہجری ہین پیر و جوان

دوشنبہ کے دن دس بجے بے حجاب ۔ چھپا جا کے زیر زمین آفتاب

بس اب تاب گفتار مجھکو نہین ۔ کہانتک لکہی غم یہ اندوہگین ؛

بیان دربارہ حالات سیوم جناب والا

نہون ساقیا اب مین کیون کر ملول ۔ کہ ہین آج اوس شاہ والا کی پہول

تو چل کر کے پڑہ فاتحہ اور درود ۔ کہ رحمت ہو مرشد کی تجہہ پر درود

نہ اب دل مین اپنی ہو اندوہگین ۔ ہوے شاہ قدرت علی جانشین

کرون اب مین حالات سویم بیان ۔ کرین غور میرے طرف مہربان

بہ صبح سہ شنبہ بصد اہتمام ۔ بہ لبست و چہارم زماہ صیام

ہوئی فاتحہ آپکی اور قل ۔ رہا صبح سے شام تک شور غل

جو فرزند اکبر ہین قدرت علی ۔ اونہین سے ہے الہی خلافت ملی

بیان اس خلافت کا اب تم سنو ۔ کہ جس سال مین یہ ملی آپ کو

تہی بائیس ۲۲ تاریخ ماہ صفر ۔ تہا بارہ سو اٹہانوی سنہ مگر

گئی تہے شب گیارہ بجے کے قریب ۔ بہت مجتمع تہے امیر و غریب

سو مرشد نے اوس روز با صد رضا | بارشاد مرشد و حکم خدا
کیا جانشین اور خلافت بھی دی | خلافت کی دستار بندی ہوئی
بروز خلافت ہے مشہور عام | کہ گذرین تھین اوس روز نذرین تمام
پھر اب روز سیویم کے کل مردمان | ہوئے جمع مثل رواج جہان
افزا رسم دستار بندی ہوئی | ہوئے جانشین شاہ قدرت علی
موافق خلافت کے اس روز بھی | اطاعت سے ہر شخص نے نذر دی
قدم آپکے ہر کسی نے لئے | سر دست پر انکے بوسہ دئے
بس اب رہ گیا اپنا جاتا نہین | غرض مثل مرشد کی مانا انہین

بیان درباره اظهار حال خلفائی جناب

وہ ساغر مجھے اب پلا ساقیا | ملے جس سے مطلب کا اپنے پتا
اسے اسجا کرون اور اتنا مین کام | بتاؤن خلیفونکا مرشد کے نام
زسادات عظام آن ہفت تن | شدہ نام ور زیر چرخ کہن
بران سبع سیارہ چرخ دین | شدہ ہفت کشور بریر نگین
بس اب نام اون سبکا ظاہر کرون | ہر اک شخص کو اون سے ماہر کرون
جو اول خلیفہ کہ ہین با وقار | لکھا نام پہلے بھی ہے چند بار
کہ سجادگی خاص جنکو ملی | وہ ہین حضرت شاہ قدرت علی
اور اوس نام ہی سے ہے میرے دل کو چین | کہ ہے جسمین اولاد قبل از حسین

ہین لخت دل حضرت شبیر علی
چچا اونکے ہین مہر علی و لی

غنی ہین جو تعریف و توصیف سے
خلیفہ یہ مرشد کے ہین دوسرے

خلیفہ سویم کا بتاؤن مین نام
مبارک علی اونکو کہتے ہین عام

وہ لوگ ہین الور مین مہاراج کے
وہان پر ہین اونکے بڑی مرتبے

کہلا اونکی دل پر ہے حکمت کا باب
کہ عالم ہے جسکے سبب فیضیاب

چہارم خلیفہ ہین قربان حسین
بڑے بہائی ہین جنکے فرمان حسین

بتاؤن پتہ اونکا بازیب و زین
خلیفہ دویم کے وہ ہین نور عین

زیادہ ہے اک اور یہہ اونہین فوق
کہ میلاد خوانی کا ہے ذوق شوق

وکیل ششم ہین جو حشمت علی
خلافت ہے پنجم اونہین کو ملی

خلیفہ ششم کا سنو اب تو نام
علی کے ہین اسرار اونہین تمام

ہین فرزند دل بند قدرت علی
دل وجان مہر علی و لی

وہ ہین راز دار خفی و جلی
لکہون نام اب سید اسرار علی

جو ہفتم خلیفہ کہ ہین نام ور
وہ سب انسپکٹر ہین والا گہر

ہین باغ علے کے جو بیشک کلی
وہ ہین میر صاحب ولایت علی

خلیفہ جو یہہ آپکی سات ہین
یہہ جتنے ہین صاحب کرامات ہین

ہوا و ہوس سے یہ سب دور ہین
سے جام وحدت سی مخمور ہین

خدا اونکو دایم رکہے برقرار
زیادہ کری حد سے عز و وقار

سدا انکا دشمن رہے چشم کور — یہانتک کہ ہوجائے داخل بگور
رہے اپنے سر پر دم خدا کی نظر — نہ ہو گردش چرخ کا کچھہ اثر
رہے انکے اقبال زیر نگین — غلامی کرین سر کہین و مہین
کرے ان سے جو سرکشی کا خیال — گرفتار خواری ہو وہ بدسگال
کرے عمر اللہ انکی دراز — حفاظت مین اپنی رکھے کارساز

بیان دربارہ اظہار حال صاحبزادگان جناب

پلا ساقیا ساغر لالہ فام — کہ ہو منکشف دلپہ اور اک مقام
ہے اون سب کا اظہار بھی اب ضرور — جو ہین خاص مرشد کے پتلی کے نور
بس اب گوش دل سے سنو انکے نام — کہ ہین تین فرزند والا مقام
بڑے سب سے جو ہین وہ قدرت علی — جو ہین اونسے چھوٹے سخاوت علی
سخاوت علی سے جو چھوٹے ہین ایک — سکندر علی ہین نہایت وہ نیک
سخاوت علی اور سکندر علی — بیان کیا کرون انکی صاحب دلی
کہ یہہ دو تو صاحب بڑی ہین فہیم — ہین ذی ہوش عالی منش اور حکیم
بس اب حال حکمت سنو تم تمام — کہ اک چشمۂ فیض جاری ہے عام
رئیس و غریب و امیر و فقیر — لئے مرض مین جو ہوکر اسیر
کرین آپکے آکے جب التجا — تو دست اونکا ہے اونکو دست شفا
کہ دو تین لقمون مین سب الغرض — وہین دور ہوتا ہے اونکا مرض

خدا نے عطا کی شفا اونکی ذات
دیا بلکہ ہاتھون مین آب حیات

خدا کی سدا یہ رہین مہر مین
رہین شاد و آباد اس دہر مین

بیان بابت اظہار حال نبیران یعنی آل و اولاد جناب

کدہر ہے تو اے ساقی خوب رو
ذرا آکے بیٹھ اب میرے روبرو

الٰہی میرے دل سے کر دور فکر
نبیرونکا مرشد کے لکھتا ہون ذکر

کہ قدرت علی کے وہ فرزند ہین
وہ فرزند کیسے کہ دل بند ہین

مشرح لکھون اب یہان لئے بیان
کہ ہین ہین سرو سہی نوجوان

بڑے جو ہین فرزند والا گہر
ہین فہمیدہ سنجیدہ و خوش سیر

ہے فہمید علی خاص کر اونکا نام
اسی نام سے ہین وہ مشہور عام

دویم پور جو ہین وہ اسرار علی
خلیفہ ششم اور کامل ولی

خلافت کے موقعہ پہ بھی اونکا نام
یہان پر بھی لکھا مفصل تمام

کرون اپنے مونہہ سے مین تعریف کیا
کہ ہی ایک عالم او نہین جانتا

بہ ظاہر حلیم و کریم و رحیم
بہ باطن بہ اسرار غیبی علیم

سویم پور ہین سید عرفان علی
وہ ہین خاص مرشد کے دلکی کلی

مسمی باسم است آن نام ور
بہ عرفان کامل شدہ بہرہ ور

شکیل و جمیل و وجیہ و جوان
نہ دارند ہمسر کسے در جہان

ذہانت و ذکاوت مین مانند برق
سر مو نہین بات مین میری فرق

سخاوت مین حاتم کر اوڑتی مین ہوش ۔۔۔ شجاعت مین رستم ہی حلقہ بگوش

نبیرہ کہ جو اور بہی چند ہین ۔۔۔ سخاوت علی کے وہ فرزند ہین

حسین نام اب صاحب انجمن ۔۔۔ وہ ہین پانچ تن پیرو پنجتن

بڑے سب سے ہین سید عشرت علی ۔۔۔ برادر دویم اونکے شوکت علی

ہین ماد پدر کے جو دل کی کلی ۔۔۔ سو ہین تیسرے پور الہام علی

چہارم جو صاحب ہین والا مقام ۔۔۔ طفیل علی اونکا ہے خاص نام

لکھون اسم پنجم کابی قال وقیل ۔۔۔ ہین مشہور وہ سید اسمعیل

کرون اسجگہہ دوسری اور فکر ۔۔۔ کہ لکھون نواسو نکا مرشد کے ذکر

بندہا ہے مرا اسطرف اب خیال ۔۔۔ کرون بعد اولاد کے ذکر آل

نواسہ جو ہین مرشد پاک کے ۔۔۔ ہر اک اوسکی تفصیل مجہسے سنے

بڑے سب نواسے ہین افضل حسین ۔۔۔ وہ ہین مرشد پاک کے نور عین

جو باسط علی ہین نواسے دویم ۔۔۔ تو آصف علی ہین نواسے سویم

رکہے سب کو دایم خدا شاد کام ۔۔۔ رہین انکے مقہور دشمن تمام

حسد سے کری اپنہ جو بد نظر ۔۔۔ گری موہنہ سے ٹکڑی ہو اوسکا جگر

رہیں آل و اولاد بازیب و زین ۔۔۔ بحق حسن اور بحق حسین

ذکر کرامت جناب دربارہ ارقام فرمودن حال وفات خود بجواب خط سید فضل الدین ڈاکٹر بمقام کابل

پلاسا قیا وہ سئے لاتر وال — سے کہلے جس سے سرّ کرامت کا حال
بس اب بیان سے لکھتا ہون اوسن کر کو — کہ سنکر جسے سنگ بھی موم ہو
کہ مرشد ہمارے بحال حیات — یہ کہتے تھے اکثر وہ والا صفات
کہ درویش جتنے ہین صاحب کمال — ہین سب موت کا جانتے اپنا حال
وہ درویش ہی صرف اک نام کو — کہ جو موت اپنی سے واقف نہ ہو
ہوا تجربہ یہہ اسکا اب آن کر — سنین اسکو سب غور سی کان دہر
کہ اک ڈاکٹر سید فضل الدین — جو مرشد کی بیعت مین ہین بالیقین
وہ اک شخص سنجیدہ ہین اور سعید — کہ ہین قادری خاندان سے مرید
پچو جام از مئے عشق لبریز دین — گل گلشن شمس تبریز دین
کہ باشندۂ ملک پنجاب ہین — محبت مین مرشد کے بیتاب ہین
وطن اونکا ہے خاص کرسیال کوٹ — لگی دلمین ہے عشق مرشد کی چوٹ
چچا اونکے تھے سید نور شاہ — رضائی خدا پر تھے اونکی نگاہ
کہلی جب مقدر کی انکی گرہ — تو آلی الحکم اونکی یہہ آگرہ
ہوئے میرے مرشد کی آکر مرید — ہوا ہے جسے ایک عرصہ بعید
یہہ کابل سے کے تھے ملک مین ڈاکٹر — تعین سے تھے اوسجا یہ والا گہر
مہینا جو اکتوبر انگریز کا — اٹھارہ سو ننچا نوی ۱۸۹۵ء مین تہا
یکم اوسکی تاریخ کو بے گمان — گیا ملک کابل سے اک خط روان

لکھا تھا عریضہ وہ مرشد کے نام — سنو اوسکا مضمون اب تم تمام

لکھا تھا کہ مین سخت ناچار ہون — مین کابل کے رہنے سی بیزار ہون

پذیرا کرین آپ یہ میری بات — ملی یان کے رہنے سی مجھکو نجات

جہان سے ہون آیا وہین آونگین — بہت جلد یا لنسے بدل جاونگین

تمنا ہے عاصی کی اب یہہ دگر — قدمبوس والا ہون جلد آن کر

دیا مجھکو مرشد نے اسکا جواب — ہوا جسکے پڑہنے سے سینہ کباب

مہینہ نولمبر کا تہا آ گیا — وہی سن تہا جاری جو اوپر لکھا

نوامبر کے تاریخ تیرہ تہی بس — بجے ذنکی تہے اوس گھڑی خاص دس

جو مشہور کابل کے ہین اک امیر — تہا پاس اونکے موجود اوسدم فقیر

کئی اور میرے سوا تہے وہان — رکہا روبرو سب کے خوان کلان

جو تہا روبرو سب کے خوان نعم — تہے مصروف کہانے مین ہر اک بہم

کہ پہونچا اوسی جا پہ مرشد کا خط — لفافہ کو پڑہ کر ہوا غم غلط

سر دست جب کہول کر وہ پڑہا — تو گہونسہ سا اک دل کے اوپر لگا

نہ آئی مجھے اوسکے پڑہنے کی تاب — کیا شعلہ غم نے دل کو کباب

کسی سے نہ اوسدم کیا کچھہ کلام — دیا چہوڑ یکدست آب و طعام

مگر تہام کر دونون ہاتہون سے دل — رکہی صبر کی اپنے سینہ پہ سل

کرون ہون بیان اب وہ مضمون خط — لکہا مجکو مرشد نے تہا اس نمط

کہ نامہ تیرا آکے ہمکو ملا ٭ لکھا تھا جو راز تھا ان سب کھلا
تو پھر ملک پنجاب مین آئیگا ٭ بہت جلد والئی بدل جائیگا
خدا تیرا مطلب کریگا حصول ٭ نہ ہو دل مین اپنے تو ہرگز ملول
لکھا ہے جو ملنے کے بارہ مین حال ٭ ہماری ملاقات اب ہے محال
خبر تجکو دیتے ہین ہم پیشتر ٭ کہ ہے ماہ رمضان مین اپنا سفر
ملاقات دنیا مین ہے ہمسے دور ٭ بروز قیامت ملینگے ضرور
غم و رنج کر اپنے دل سے بدر ٭ گئی تیری سب دین و دنیا سنور
بدینگونہ چون یافتم این جواب ٭ شدم مبتلا در غم بے حساب
گئے اسمین یکماہ دس دن گذر ٭ ہوا آپکی پھر دعا کا اثر
کہ کابل سے پنجاب کو بے خلل ٭ جو ہے خاص پٹیالہ آیا بدل
مین رمضان مین آیا پھر جو لپور ٭ سنا وانپہ حال وفات حضور
ہوا دل کو اوسدم بہت اضطرار ٭ گرا خاک پر ہو کے مین بیقرار
یہان تک مجھے بیقراری رہی ٭ کہ اک عرصہ تک آہ و زاری رہی
ہوا والئی پھر ریل مین جب سوار ٭ رہا اکبرآباد تک بیقرار
پڑا رو برو میرے جب وہ مزار ٭ لپٹ کر مین رویا بہت زار زار
سنی جب مؤلف نے یہہ داستان ٭ کیا اسکو اس مثنوی مین بیان

ذکر کرامت جناب بابت رماہی جمال الدین ساکن اگرہ

از عدالت سشن

اب اسوقت تو ساقیا بر ملا
شرابا طہورا کا ساغر پلا

کہ ہو او سکے پینے سے دل کو سرور
کرامات مرشد ہی لکھنا ضرور

کرامات مرشد کے ہین جسقدر
بیان ہو سکین مجھسے کب سربسر

زبان و قلم مین یہ طاقت کہان
جو اون سب کرامات کا ہو بیان

کرون کل کرامات کا اہتمام
تو یہ مثنوی پھر نہ ہووے تمام

تو پھر لکھم کہ با این دل چون سپند
نگارم ازانہا کرامات چند

مکلف ہون حضار مجلس تمام
مخاطب ہون میری طرف لا کلام

تھے اک شخص جو ساکن آگرہ
پڑی اونکے طالع مین آکر گرہ

اگر نام تم مجھسے اونکا سنو
جمال اور دین دولون شامل کرو

کبھی شخص نے اونپہ دعوی کیا
کہ لڑکی میری وہ بھگا لیگیا

عدالت مین جب پیش دعوی ہوا
تو ملزم وہان پر بلایا گیا

غرض ملزم و مدعی یک قلم
عدالت مین دولون ہوئے پھر بہم

عدالت نے اظہار جب دم لیا
خطاوار ٹھیرا ابھی سنلے خطا

عدالت کو جب جرم ثابت ہوا
تو دورہ سپرد اوسکو آخر کیا

جو اس ناگہانی مین ملزم پہنسا
ہوا اوسکو پیدا بڑا وسوسا

اسیر بلا ہو کے وہ غم گرا
میرے پیر کے آ قدم پر گرا

کیا عرض رو رو کے نی قیل و قال
جو گذرا تھا آفت رسیدہ پہ حال

یہ سنکر وہین آپ نے جوش سے
یہ فرمایا اوس خود فراموش سے

یہہ رونا تیرا ہے سراسر فضول
خدا کو کیا کسلئے اپنے بہول

نظر رکہہ خدا پر اور اب جلد جا
خدا فضل سے اپنے لیگا بچا

سنا اوسنے جب آپسے یہہ کلام
ہوئی اوسکی تسکین حاصل تمام

غرض روز پیشی کی پہر زود تر
سشن کی عدالت گیا نے خطر

ہے مشہور پہر کہہ سے لیتا یہ مہ
وہ عورت بہی موجود تہی اوسجگہ

سشن کی وہ پیشی مین جسدم گیا
جو سچا تہا اظہار اوسنے دیا

ہوا اوسدم ایسا دعا کا اثر
ملا جلد ملزم کو جسکا ثمر

تو صاحب ہوسے رحم دل اسقدر
نہ کی دعوی مدعی پر نظر

ہوا حاکم وقت پر انکشاف
جو تہا حق و باطل کہلا صاف صاف

چلا مدعی کا نہ پہر کوئی جوڑ
دیا صاحب جج نے یک لخت چہوڑ

ذکر کرامت جناب بابت صحت از عارضہ مہلک حافظ احمد حسین ولد حافظ رحیم اللہ صاحب ساکن آگرہ محلہ نائی منڈوہی

پلا ساقیا اب تو آب حیات
مرض سے ہو بیمار کو تا نجات

دعا و دوا تیری مطلوب ہے
کہ دونون جہان کے لئے خوب ہے

ہوئی ایک صاحب کو حاصل شفا
لکھون اوس کرامت کا اب ماجرا

ہین اس شہر مین شاعر خوش کلام
کہ حافظ رحیم الدا اونکا ہے نام

اور ان مولوی کے جو ہین نور عین
کہ نام اونکا ہے حافظ احمد حسین

محلہ ہے نائی کی منڈی کا ایک
اوسی جا پہ رہتے ہین وہ مرد نیک

سند کی پاس کا جو ہوا اونکو شوق
تو راتون کو جاگا کئے بہر فوق

ہوئے امتحان مین غرض کامیاب
مگر محنت سخت سے وہ جناب

مرض مین یکایک ہوئے مبتلا
نہ پہر چین و آرام یک دم ملا

دوائین بہت اونکو دین الغرض
دوا سے بڑہا اور دونا مرض

وہ گل سا بدن ہوگیا مثل خار
نہایت ہوئے وہ نحیف و نزار

ہوا پہر تو والد کو اونکے ہراس
رہی زندگی کی نہ پہر کوئی آس

جو والد ہین اونکے وہ والا صفات
قرین صلاح اونکو سوجہی یہ بات

کہ ہمراہ ڈولی مین اونکو لیا
حضور یمین مرشد کے حاضر کیا

مرض کا بیان سب تمام و کمال
مفصل کیا آپ سے عرض حال

کہا یہ بہی ہوتا ہے مجکو گمان
تپ دق کے پاتا ہون اکثر نشان

غرض آپنے نبض کو دیکہکر
یہ فرمایا اوسدم نہین کچہہ خطر

جو سمجہے ہو تم یہ نہین وہ مرض
نہین اس مرض کو کچہہ اس سی غرض

نہ مطلق کرو دلمین تم اپنے غم
کرےگا خدا اپنا فضل و کرم

چھپا کرکے پہلے اس اسرار کو
کہ تا اہل دنیا پہ ظاہر نہو

لکھا ایک نسخہ بلطف و خوشی
کہ پینے سے کچھ اوسکے تسکین ہوئی

کہا بعدہٗ یا مصور پڑہو
سوا الا کہہ تم ختم اسکو کرو

مگر اسطرح کا کرو اہتمام
کہ ہو ختم یہہ تین دن مین تمام

غرض اپنے جیسا فرما دیا
مطابق اوسیکے عمل سب کیا

عمل کو کیا جب کہ باقاعدہ
لگا ہونے پھر دن بدن فائدہ

دوبارہ جو پھر حال جا کر کہا
تو اوس روز ارشاد ایسا ہوا

کہ کشتہ طلا کا بنا لیجئے
اسے روزمرہ اونہین دیجئے

کھلایا جو کشتہ ہوئی تندرست
توانا ہوئے اور بہت چاق وچست

نقاہت گئی جسم کے دور ہو
اوڑے جملہ امراض کافور ہو

بفضل خدا اب وہ موجود ہین
ہر اک طرح سے شاد و خوشنود ہین

کرامات مرشد سے ہر ایک یہ
اس اعجاز جان بخش کو دیکھئے

بزرگان دین اپنا حال خفی
نہین ہونے دیتے ہین ظاہر کبھی

چھپا لیتے ہین دنیا سے اپنے تئین
کہ تا خلق اکر نہ گھیرے کہین

ذکر کرامت جناب بابت التواسی تبادلہ اٹاوہ شیخ علاوالدین صاحب سب انسپکٹر

کرون ساقیا کیا مین تیرا بیان　　کہ عالم کی تو فی الحقیقت ہی جان
قدم پہ تیرے ایک افسر جہکے　　اٹاوہ کی بدلی سے تہے جو رکے
کرامت مین لکہتا ہون اور اک بزرگ　　سنین غور سے ہر بزرگ و سترگ
ہری پربت اک اسٹیشن ہے وہین　　لعین ہین اک افسر وہین
سے لکہے دیتا ہون یا نیہ مین اونکا نام　　علا اور دین سے ہین مشہور عام
پولس مین وہ مولانا مشہور ہین　　وہان چند دن سے یہہ مامور ہین
کئی سال کی ہو گئین لکہتا یہہ بات　　پولس کے تہے دفتر مین یہہ نیک ذات
ہوا حکم جنرل سشترہ سے یون　　اٹاوہ کو یہہ یان سے تبدیل ہون
وطن کی جو دوری کا آیا خیال　　ہوا اس سے سخت اونکی دلکو ملال
مگر ہو کے ناچار باندہی کمر　　کیا جملہ تیار رخت سفر
پر اوسوقت دلمین کیا یہہ خیال　　کہ مرشد سے جاکر کرون عرض حال
غرض دلمین اسبات کو ٹہان کر　　کہا حال کل آپ سے آن کر
یہہ کی عرض حضرت خبر لیجیے　　زراہ عنایت دعا کیجیے
نہایت میرے دلکو ہی اضطراب　　مین آیا ہون اسوقت پا در رکاب
کہا آپنے یونکہ کہو لو کمر　　تمہارے لئے یہہ نہین ہی سفر
یہین رہئے اور کیجئے اپنا کام　　خدا پر نظر اپنے رکہئے مدام
یہہ سنکر اوٹہے وان سے باصد خوشی　　کچہری مین آکر خبر یہہ سنی

علاؤالدین اسجا سے ہرگز نجائے | روان عبد رحمان ہوا ونکی بجائے
ہوئے شاد مولانا سن یہہ خبر | گئے عبد رحمان باچشم تر
پڑا اس کرامت کا ساری مین شور | دعا آپکی نے کیا کیا زور

ذکر کرامت حضور بابت سزایابی ملزمان بلوہ معہ قتل چالانی اسد علی سب انسپکٹر نارکی

کرون تیری تعریف کیا ساقیا | کہ لائق صفت کے نہین یہہ شہودا
لبشویم دہن گر بمشک و گلاب | نیارم زدن حرف وصف جناب
کرامات تیری ہین مشہور عام | نہین اسمین مطلق کسیکو کلام
ہوئے مستہم خواستگار دعا | لکھون اوس کرامت کا بھی ماجرا
سنو اسطرح پر ہے اوسکا بیان | کہ ہین ایک سب انسپکٹر یہان
بناکر کے چوب قلم کو جلی | لکھون نام پہلے اسد پھر علی
گیا اسکو ہے ایک عرصہ گذر | وہ تھی تھانہ نارکی پر نگر
جو ہے متصل ہو صنع کو ٹلا | ہوا قتل و بلوہ کا وہان ماجرا
ہوئے آپکو جبکہ اسکے خبر | تو موقعہ پہ پہونچی بہت جلد تر
جو سو بود اوسجا یہہ تہے سرکشان | مقابل ہوا ونکے یہہ نوجوان
بہادر جوان نے دکھائی نہ پشت | کیا ٹھیک اونکو بصد ہشت وشت

جو کی جہد و کوشش وہان بیکران ۔ سے لئے باندہ تب جملہ گردن کشان
ہر امروسکے اور صاحب ریش کے ۔ بلا رو رعایت کی تفتیش کے
پس از جملہ تفتیش کل ملزمان ۔ کئے ساتہ چالان کے سب روان
پڑا اونکا ساری عدالت مین شور ۔ نہایت سے تہے وہ سرکش پیل زور
گئے روبرو جنٹ صاحب کی جب ۔ تو گویا ہوئے وقت اظہار سب
کہ ہم ملزمان جملہ ہین بے قصور ۔ ہماری نہین کچہہ خطا ہے حضور
ہوا بلکہ ہم پر ہے ظلم و ستم ۔ دیا ہمکو بیوجہہ رنج و الم
جو ہین مہتمم تہانہ دار کی ۔ رفاقت فقط اپنے کر یار کی
وہ ہمراہ امراو سنگہہ ہر جنگ ۔ چڑہ آئے و ہمکو کیا سخت تنگ
ہماری نہ کچہہ عرض مطلق سنی ۔ نہ کچہہ آبرو بہی ہماری گنی
بہت سخت باندہا و مارا ہمین ۔ کیا مار مجروح سارا ہمین
جو تہے ملزمان کے یہہ اقرار سخت ۔ قلم بند سارے ہوئے ایک لخت
مگر اون بیانون سے گو نہ خیال ۔ ہوا صاحب مہتمم کو کمال
اور اسباب کا بہی ہوا اونہین ڈر ۔ مبادا رہا ہون یہہ سب بد گہر
غرض اس تردد سے ہو دل حزین ۔ گئے مرشد دو جہان کے قرین
کیا ماضی و حال کا سب بیان ۔ کہی اپنی القصہ کل داستان
ہوئے بعرض کے بعد یہہ خواستگار ۔ کہ مجکو نہ ہو کچہہ غم روزگار

پراگندہ خاطر ہون کل ملزمان — سزایاب ہون حملہ گردن کشان
سنا اسطرح پر جب اونکا بیان — ہوئے لعل لب اسطرح درفشان
کہا تم خدا پر رکہو اپنا دہیان — نہ مطلق کرو دل مین فاسد گمان
جو مطلب تمہارا ہے ہوگا حصول — نہ ہرگز رکہو اپنے دل کو ملول
ہوئے مبتہم شاد سن یہہ سخن — ہوا دور یکسر [illegible]
ہوئی جبکہ پیشی بروز دیگر — تو تحمل وعدے نہ بہ باعث
کہ کہنے کا اون ملزمان کے اثر — نہ ہرگز ہوا حاکم وقت پر
کہلا حاکم وقت پر حال صاف — نہ ہرگز کیا جرم اونکا معاف
عدالت نے تجویز لکہہ ایک بار — سپرد سشن کل کئے نابکار
سشن نے بہی ہرطرح تفتیش کی — ازان بعد انصاف کی داد دی
جو تہے ملزمان باسئے مکر و زور — بخوبی ہوا جبکہ ثابت قصور
تو دی واجبی پہر ہر اک کو سزا — کیا ایک کو بہی نہ اوسنے رہا
جو حاضر تہے سردار و خدمتگار کی — نہ کچہہ جرح اوسنے نہ گفتار کی
لکہی بلکہ تعریف اونکی دوچند — ہوا نام اونکا جہان مین بلند
عطا بہی کیا زر کچہہ انعام مین — ہوے نام ور خاص لو رعام مین
وہ جنرل کہ ہین انسپکٹر جو عام — ہین ساری پولس کے وہ مالک تمام
ہوئے خوش نہایت یہہ سنکر خبر — دیا اونکو پروانہ اک خوب تر

سرے پر عز العدر سے لکھا — وہ مضمون ہے کل مرحبا مرحبا
بزرگی دی اور رتبہ اعلیٰ کیا — کہ سب انسپکٹر کا عہدہ دیا
مراس سے مطلب یہی ہے اور اصول — ہوا سب یہہ مرشد کے باعث حصول

ذکر کرامت حضور بابت رہائی اکبر خان ولد اشرف خان و نیز سہ طفل دیگر ماخوذہ جرم قتل عمدا از عدالت سشن

میں لکھونگا مضمون ساقیا اب خموش — اور بھی سنکے اسبات سے بیہوش
کہ اک چار لڑکے ہیں غم میں بھرے — کہ ہیں جرم میں قتل کے سب گھرے
دعا واسطے اونکے ورد کار ہے — خدا اون سبھوں کا مددگار ہے
لکھوں اس کرامت کا بھی سارا حال — کہ گذری ہیں اسبات کو چار سال
یہہ ہجری جو سن ہے بلا پیش و پس — ۱۲۱۰ ہجری اور اوسوقت میں سن تھے بارہ سو دس
کہ اکبر و نواب یہہ دونوں خان — امیر اور کنہیا یہہ سب چار جان
تھا اک اور لڑکا برہمن کا بس — کہ تھی عمر کل اوسکی بارہ برس
یہہ سب پانچو اک جا پہ موجود تھے — نہ کچھہ رنج تھا بلکہ خوشنود تھے
کنہیا نے طفل برہمن سے آ — بہت منت و عاجزی سے کہا
کہ لوٹا کنوئیں پر تو اب لیکے جا — مجھے لاکے تھوڑا سا پانی پلا
برہمن کا لڑکا یہہ سنکر اوٹھا — کنوئیں پر وہ پانی کو بھرنے گیا

مگر آ گئی تھی جو اوسکی قضا ۔ یکایک وہ اندر کنوئین کے گرا
دہماکا ہوا اوسکے گرنے کا جب ۔ ہوئے چارون لڑکے پراگندہ سب
کیا جبکہ لڑکون نے وان شور و غل ۔ پہونچکر ہوئے مجتمع جزو و کل
جو لوگون نے دیکہا کنوان جہانک کر ۔ تو آیا نہ زندہ وہ لڑکا نظر
کہ اتنے مین سنکر خبر ناگہان ۔ بفور اوسکے وارث بہی پہونچے وان
اوسی جا پہ تہا ذات کا اک چمار ۔ دیا اوس کو اندر کنوئین کے اوتار
جو تہا غوطہ خوری مین اوسکو کمال ۔ غرض نعش لایا کنوئین سے نکال
جو مان باپ لڑکے کے موجود تہے ۔ پولس مین گئے صدمہ و رنج سے
کیا دعوی قتل جا اوس مقام ۔ لکہا اے انہین چارون لڑکونکے نام
پولس نے نکر کے ذرا پیش و پس ۔ معًا جرم قایم کیا اوس نفس
ازآن بعد پہر جا کے تفتیش کی ۔ سنی کچہ نہ طفلان سے ریش کی
وہ وارث برہمن جو تہا داد خواہ ۔ سو اوسنے بنا کر دئے دو گواہ
جو اثبات کے اپنے گذرے گواہ ۔ حراست مین لڑکے ہوئے بیگناہ
حوالات مین جب ہوئے آکے بند ۔ ہوئے غم سے لڑکے بہت دردمند
پولس نے مرتب کئے کاغذات ۔ کیا اونکا چالان پہر ایکسات
یہ لڑکے جو تہے سر بسر بیگناہ ۔ عدالت مین پہونچے بحال تباہ
بنائے ہوئے مدعی کے گواہ ۔ ہوئے پیش جہونٹی گواہی مین آہ

عدالت مین پیشی ہوئی چند بار
ہوا جرم ثابت پھر انجام کار

عدالت نے پھر جرم کر کے ثبوت
نہ مطلق کیا اسمین ہرگز سکوت

سشن کا دیا حکم اکبار گی
ہوے سنکے یہہ حکم ناچار گی

تہا لڑکا جو اک اونمین گھرا
سنو نام تم اوسکے اب باپ کا

لکھون پہلے اشرف ازان بعد خان
ملا کر کے دونون پڑھون بعد ازان

نہایت یہہ ہین سر بسر مرد نیک
غرض اس زمانہ مین ہین فرد ایک

سوا اسکے مرشد کے ہین یہہ مرید
ہوے اونکو جسوقت فکر شدید

گئے پاس مرشد کے روتے ہوے
غم و رنج سے جان کھوتے ہوے

قدم پر گرے اور کہا ماجرا
کہ کسطرح اب میرا لڑکا گھرا

سوا اسکے خدشہ ہی اسبات کا
مبادا ہو پھانسی کی اونکو سزا

یہہ سن اُسنے کر تامل ذرا
یہ فرما دیا ایکدم برملا

نہین ہے کچھہ اس ماجرے کا اصول
کرو اپنی خاطر نہ ہرگز ملول

نہ زنہار اسکا کرو کچھہ بھی غم
رہائی وہ پائینگی کل یک قلم

رکھو اپنے دلمین خدا سے امید
نہین ہے رہائی کرم سے بعید

غرض جبکہ ارشاد آیا ہوا
کیا جیسا ارشاد ویسا ہوا

سشن مین ہوا جبکہ پیشی کا روز
گئے طفل چارون وہ با درد و سوز

لگرتے بزیر حراست گئے
پولس کے ملازم بھی ہمراہ تھے

بس اب ختم کرتا ہون اسجا سے بات
جو پیش عدالت سے گئے ایک سات

وہ صاحب سشن سے تہے نہایت حلیم
سوا رحم کے تہے نہایت فہیم

جو ہین مثل دیکہی سمائی یہہ بات
کہ جو سنتے ہی یہہ سر بسر وار دات

سمجھہ سوچکر دلمین یہہ بر ملا
جو لکہنا تہا تجویز مین وہ لکہا

مخاطب ہوئے پہر سو ملزمان
دیا حکم چارون کو یہہ آنزمان

کہ تم سب کے سب محض ہو بے خطا
لہذا کیا ہمنے تمکو رہا

چہٹے قید سے جب وہ باسہہ گر
کسی سے لئے نہ پہر شرکے دیکہا کوئی وہ

بامداد آن مرشد پاک ذات
ازان بحر غم سشد بزودی نجات

ذکر کرامت حضور دربارہ رہائی مولوی عبد المعبود صاحب

از مقدمہ سکہ قلب

کہان ہے تو اے ساقی لا جواب
کہ عالم ہوا تجہسے اک فیضیاب

بہت خوب کی تو نے اسمین دعا
کہ اک مولوی جو غضب سے بچا

الٰہی میری کہولدے اب زبان
کرون تا کہ اور اک کرامت بیان

ہین اک مولوی عبد معبود نام
وہ رہتے ہین اس آگرہ مین قیام

لگا اونکے پیچہے یہہ الزام آ
کہ جعلی بناتے ہین سکہ سدا

سوا انکے اک آدمی اور تہا
سو وہ بہی اسی جرم مین تہا پہنسا

ہوئے فوجداری مین جسدم طلب — پریشان ہوے دولون صاحب تب
ہوا مولوی کو بہت رنج و غم — کہ طوطے اوڑے عقل کے یک قلم
کہا آکے مرشد سے یہہ ماجرا — ہوئی بعد ازآن خواستگار دعا
بہت اونکی مرشد نی دلجوئی کی — سوا اسکی دے پہر نوید خوشی
یہہ مخبر بایا وہ خالق کائنات — تمہین جلد اس غم سے دیگا نجات
غرض مولوی سنکے اسبات کو — گئے بہول پہر جملہ آفات کو
گئے پہر عدالت مین باصد خوشی — وکیلون کی وان جستجو جاکے کی
وکیل اک عدالت کے بازیب وزین — اونہین خلق کہتے ہی مظہر حسین
وکیل اور اک ہین عدالت کے جو — بس اب نام اسکا یہ اونکا سنو
غلام اور سرور ازان بعد خان — لکہو گر تو ہو نام اونکا عیان
بڑے ہی زور کے ہین یہہ دونو وکیل — یہہ قانون دانی مین ہین بے عدیل
ہوے دولون یہہ مولوی کے وکیل — عدالت مین پہونچے برائے دلیل
وکالت کے دولون نی درخواست دی — ہوئی جب وہ منظور تب بحث کی
نہ تہی پہر تو تقریر کی پہچان — اوڑائین وہین جرح سے دہجیان
دعا کی اوسی وقت اپنا اثر — کیا حاکم وقت کے قلب پر
کہ اون مولوی کو زراہ عطا — عدالت نے دم مین بری کردیا
جو وہ ساتھ تہا دوسرا آدمی — نہ زنہار اوسکی ہوئی مخلصی

طرف سے جو اس شخص کی تھی وکیل — او نہون نے با مکان کی قال و قیل
ہوئی تھی نہ جو اوس کے حق مین عا — اثر اس سبب سے نہ مطلق ہوا
عدالت نے جرم اوسپہ ثابت کیا — کشش مین اوسے بھیج آخر دیا
نہ وہ شخص ہرگز ہوا پھر رہا — کشش سے ہوئی سخت اوسکو سزا

ذکر کرامت حضور بابت مخلصی کالیخان شاعر تخلص سفلی از مقدمہ جعلسازی

کہ ہے تو ای ساقی خوش مزاج — یہ سب ہے مصیبت مین شاعر اک آج
ہے یہ شخص ہی خواستگار دعا — دعا ایسی ہو تا کہ ہووے رہا
الٰہی میرے دلسے کر دور غم — کرون اور بھی اک کرامت رقم
کہ ہین ایک صاحب جو شاعر یہان — او نہین خلق کہتے ہین لیس کالیخان
سوا اسکے سفلی ہے اونکا لقب — تخلص یہہ ہے شاعری کے سبب
یہہ الزام اک اوسکے پیچھے لگا — کہ کاغذ بنا لیتے ہین جعل کا
نہ تنہا پھنسے تھے یہہ الزام مین — کئی اور بھی تھے اسی دام مین
کھنچا آگے اسکا بڑا ایک طول — ہوئے جسکے باعث سب ہی ملول
عدالت مین طلبی ہوئی انکی جب — پڑے بحر غم مین وہین سب کے سب
برادر تھے خورد اونکے جو خوش کلام — ملا کر فقیر اور محمد کا نام

ازان بعد یہہ جان کے لفظ کو ۔ یہ تینون ملا کر کے شبنام لو
سو سیف الصاحب نہایت اوداس ۔ گئے آخر الامر مرشد کے پاس
کیا عرض جا کر کے کل مدعا ۔ کہا ابتدا سے وہ تا انتہا
غرض بعد اظہار یہہ دل فگار ۔ دعا کے ہوئے آپ سے خواستگار
جو تھی آپ کی ذات رحمت سحاب ۔ برسنے لگا اوس سے رحمت کا آب
کہا اون سے جاؤ کرو کچھ نہ غم ۔ خدا کالیخان پر کریگا کرم
بہ کلکتہ مین پہونچے جو یہہ کالیخان ۔ گئے اونکے ہمراہ دیگر جوان
تو مظہر حسین اور اک مہربان ۔ غلام اور سرور ہی بعد اوسکے خان
نہایت یہہ ہین دولون صاحب عقیل ۔ ہوئے ملزمان کی طرف سے وکیل
گئے روبروئے عدالت وہ جب ۔ وکالت کی درخواست دی باادب
عدالت سے پھر بحث کا حکم لے ۔ لگے کہنے تقریر کو پے بہ پے
کرے اسطرح کے سوال و جواب ۔ کہ گویا تھی قانون کی اک کتاب
ادہر تو ہوا زور تقریر کا ۔ دعا نے اودہر جا کے دہنا دیا
وہ تالوٹی دعا ہو کے جب مستجاب ۔ ہوئے دولون مختار کل کامیاب
وہ حاکم ہوئے رحم دل مثل آب ۔ کیا کالیخان کو بری سنلے جواب
اسی جرم مین اور جو شخص تھے ۔ مگر نزد مرشد نہ وہ تھے گئے
عدالت نے کی اونپہ ثابت خطا ۔ ششن کا دیا حکم اونکو سنا

وکیلوں نے کی جہد و کوشش کمال
نہ نکلا مگر کوئی اوس کا مآل

گیا الغرض پیش کوئی نہ فن
گئے فوجداری سے آخر سشن

ہوئے پھر رہائی سے مایوس سخت
گئی لوٹ امید کل ایک لخت

سشن کی عدالت میں پہونچے جب
وکیل انکے ہمراہ تھے اور تب

وکیلوں نے اسجابت کی دلیل
مگر کوئی مطلق نہ نکلی سبیل

بہت فکر کے بحر میں دست و پا
چلاے گئے پر نہ ساحل ملا

جو اوبار تھا ملزمان کے قریب
سشن سے ہوئی قید پھر [illegible]

ذکر کرامت حضور دربارۂ بحالی امیر علی امین دلوائی برخاست شده

تو دیکھے ہی کیا ساقیا ہر طرف
امین اک ججی کے ہوئے برطرف

ہوئی ہیں وہ اب خواستگار دعا
بدستور ہوتا کہ عہدہ عطا

بس اب ہے کرامات یاں سی چلی
ہیں اک شخص سید امیر علی

بہی نیک ہیں اور نہایت متین
ججی کے کچہری میں ہیں وہ امین

پڑی ایسی کچھ آنکر وار دات
ہوئے جس سے برخاست وہ ایکسات

ہوئے جبکہ برخاست وہ ذی قدر
گئے پاس مرشد کے باچشم تر

کیا جا کے احوال ماضی بیان
کہی سو بسوا پنی کل داستان

وہ سب کہہ چکے جو کہ تھا اپنا حال — ہوئے ملتجی یہہ کہ ہرہون بحال
کہا آپ نے کچھہ کرو مت خیال — کریگا خدا جلد تمکو بحال
دعا آپکی مین بڑا تھا اثر — کہ لگتا تہا نخل کہن مین ثمر
نہ گذرے تھے اسبات کو چند روز — کہ پیدا ہوا دل مین حاکم کے سوز
تصور کیا ان کو جو تھے خطا — بلا کر کیا انکا عہدہ عطا

ذکر کرامت حضور دربارہ صحت از عارضۂ مہلک اہلیہ شیخ عبدالستار صاحب مہتمم کہندولی

بیان ساقیا کیا ہون تیری صفات — تیری ذات تھی عین آب حیات
دوا تھی تیری سب کے حق مین دعا — دعا تھی تیری سب کے حق مین دوا
سوا تیرے کسکا بھلا کام تھا — ہوئی اک مریضہ کو جیسے شفا
بس اب کان دھر کر ذرا دوستو — کرامت یہہ مرشد کی اور اک سنو
کہ ہین مہتمم ایک بافیض و عام — سو وہ عبدستار اونکا ہے نام
ہوئے ہونگے اسبات کو تین سال — تھے چھتنہ کے تھانہ پہ یہہ خوش خصال
ہوا انکی بی بی کو سخت اک مرض — نہ صرف اک مرض بلکہ چند الفرض
کیا تابمقدور اکثر علاج — مگر سوے صحت نہ آیا مزاج
جو تھا انکا دل رنج و غم سے دونیم — نہ چھوڑا کوئی ڈاکٹر یا حکیم

زر و مال سب جسقدر پاس تھا | اونھون نے اوسے ٹھیکری کر دیا
اگرچہ وہ برباد دولت ہوئی | مریضہ کو لیکن نہ صحت ہوئی
یہانتک ہوئی پھر تو حالت ردی | نہ طاقت رہی بیٹھنے اوٹھنے کی
اور اعضار تن تھرتھرانے لگے | غرض غش پہ غش پھر تو آنے لگے
مرض نے ترقی یہ کی بے حساب | کہ دینے لگے اہل حکمت جواب
رہی زندگی کی کسیکو نہ آس | تو اوسوقت سے آئے مرشد کے پاس
دکھا نبض جب کرچکے عرض حال | کہا آپنے کچھہ نکیجے ملال
مگر آپنے کی جو لانے مین دیر | تو تھا یہہ مریضہ کی قسمت کا پھیر
ہمیشہ نظر چاہئے بر خدا | خدا اونکو اب جلد دیگا شفا
بظاہر اگر ایک نسخہ لکھا | تو باطن مین اللہ سے کی دعا
دعا و دوا کا ہوا ایسہ اثر | کہ صحت ہوئی اجلو دگر جلد تر
کہ ہستند تا این زمان تندرست | قوی و توانا ترا ند از نخست
کنند اہل انصاف در دل خیال | کہ بود از کجا تا کجا این کمال

ذکر کرامت حضور بابت بحالی حمزہ علی کانسٹبل برخاست شدہ

سپاہی سا قیا ہوکے اب مضمحل | اک آیا تیرے درپہ کانسٹبل
وہ برخاست عہدہ سے اپنے ہوا | تو آیا اب امیدوار دعا
ہے امیدوار اب اوسکو کمال | دعا چاہتا ہے کہ تا ہو بحال

سنین اس کرامت کو اب اہل دل — ہین حمزہ علی ایک کانشٹبل
ہے پیپل کی منڈی مین چوکی جو ایک — اوسی جا تعین ہین وہ مرد نیک
ہوئی کیا نہ معلوم اون سے خطا — ہوے لے سپرنٹنڈنٹ صاحب خفا
ہوا اونپہ صاحب کا نازل غضب — بلٹ کوٹ پتلون لے چہین سب
کیا اونکو موقوف بس نے ملال — قلابت کا اونکی نہ آیا خیال
وہ حمزہ علی تھے جو کانشٹبل — گئے پیش مرشد بہت مضمحل
ہوا تھا جو کچھہ اونپہ نازل عتاب — پڑھی روبرو وعظ کی ساری کتاب
کہا آپ نے یون ہراسان نہو — کمشنر کے دفتر مین درخواست دو
خدا جلد عمدہ کریگا سبیل — کرو اوس عدالت مین جاکر اپیل
یہی سارا تہا مدعا رد لی — بموجب ہدایت کے حمزہ علی
گئے اور جا کرکے درخواست دی — حقیقت جو تھی اوسمین ساری لکھی
تھے صاحب کمشنر بڑی نیک ذات — پولس سے کئے سب طلب کاغذات
جب آئے تو اونکو بلایا حضور — کہا پڑھ کے بیشک ہو تم بے قصور
ہوا مثل سے ہمکو روشن یہہ حال — لہذا کیا ہے ہمنے تمکو بحال
چلے واں سے حمزہ علی شاد شاد — ملے دل کی فضل خدا سے مراد
ملے پوری وردے وہ سب لاکلام — ملا سارا جو چھن گیا تھا تمام
نہ ہو جبکو اسباب کا اعتماد — کرے جاکے دریافت وہ نامراد

وہ حمزہ علی شخص مشہور ہین	بدستور چوکی پہ مامور ہین

ذکر کرامت حضور بابت دستیابی طفل گم شدہ

مصنف

دعا گو نے کیا خوب کی ساقیا ۔۔۔ جو کہویا ہوا میرا لڑکا ملا
سنین مہربان اس کرامت کا حال ۔۔۔ کہ گذرا ہے اس بات کو ایک سال
مرا ایک لڑکا ہے کم سن کمال ۔۔۔ ہے کل ہفت یا ہشت کا سن و سال
بس اب اوسکا ظاہر کرون یانچہ نام ۔۔۔ نیاز احمد اوسکو ہین کہتے تمام
کسی بات پر ایک دن اوسکی ما ۔۔۔ نہایت ہوئی اوسکی او پر خفا
کہ لڑکا وہ ترسان و لرزان ہوا ۔۔۔ کہ خوف و خطر سے گریزان ہوا
گیا جس گھڑی تہا وہ لڑکا میرا ۔۔۔ مکان پر نہ اوسدم مین موجود تہا
کرون ہو مین اس بات کو اب بیان ۔۔۔ کہ موجود مین اوس گہڑی تہا جہان
مرے ایک افسر ہین عالی ہمم ۔۔۔ نہایت وہ رکہتے ہین مجہپر کرم
ہین اک مرد بافیض اور باخدا ۔۔۔ سوا اسکے رکہتے ہین جود و سخا
خدایا تو کر اونکا رتبہ بلند ۔۔۔ رہین اس جہا مین سدا ارجمند
رہے جب تلک یہہ زمین و زمان ۔۔۔ جہا مین رہین جب تلک ہے جہان
سنین اسم اقدس کو اب مہربان ۔۔۔ غنی اور محمد ازان بعد خان
وہ کوٹ انسپکٹر ہین والا مقام ۔۔۔ کہ ماتحت ہین اون سے سب شاد کام

میری حال پر جو کرم اونکا تھا — لعین تھا چنگی مین میرا ایک
بارشاد آن افسر مہربان — رسیدم با جلاس اسپیشلان
مگر دن جو میرے تھے یکسر خراب — پہونچکر نہ اوسجا ہوا کا اسباب
رہا پانچ دن تک میرا جب مقام — لیا گردش چرخ نے انتقام
ہوا درپئے رنج چرخ کہن — تو پھر ایک صاحب ہوئی نیش زن
مناسب نہین جو لکھون اونکا نام — خموشی کا ہے اسجگہہ اب مقام
اونہون نے غرض کی یہہ مجھپر عطا — بدلوا مجھے کو توالی دیا
ہین محسن میرے جو وہ والا صفات — اونہو نے سنی جبکہ یہہ واردات
ہوئے دلمین آزردہ اپنے کمال — ہوا بلکہ یک گونہ اونکو ملال
مین جب اونکی خدمت مین حاضر ہوا — اور اظہار حال اپنا یکسر کیا
تو ہر طرح سے مجھکو تسکین دی — تسلی تشفی بہت میری کی
مین شاکر رہا بر خدائے انام — لگا کوتوالی مین پھر کرنے کام
یہان کثرت کام تھی اسقدر — کہ فرصت نہ ملتی تھی اٹھون پہر
اب اس ذکر کو بس مین چھوڑ دون — جو ہے مدعا خاص اپنا لکھون
کہ لڑکا میرا جبکہ تھا گم ہوا — مین لیں اونہ لوٹن کو توالی مین تھا
دبا میرا تھپر تلے ہات تھا — جو اوس اسٹیشن پر تعینات تھا
نہ فرصت مجھے یا ننہ تھی اسقدر — تجسس جو کرتا ادھر او ادھر

کسی سے نہ کچھ ذکر ہرگز کیا | مین تقدیر پر اپنی شاکر رہا
گیا جبکہ اک ماہ کامل گذر | نہ لڑکے کی پائی کہین کچھ خبر
ہوئی اوسکی ما پہر بہت بیقرار | جدائی سے اوسکی تہی زار و نزار
میرے دلپہ بہی رنج اک سخت تہا | مگر مین مصیبت مین خود تہا گہرا
نہ سوجہی کوئی اس سے تدبیر بیش | گیا کوتوالی سے مرشد کے پیش
گیا آپ سے جاکے کل عرض حال | جو تہا اولیہ مجہہ غم زدہ کے ملال
کہا سُن کے یہہ آپنے واہ جی | خبر تمنے گم گشتہ کی جلد لی
یہہ سنکر ہوا مین نہایت اوداس | رہی پہر نہ لڑکے کے ملنے کی آس
دوبارہ نظر آپکی جب ہوئی | لو آئی نظر میری حالت ردی
تو فرمائی پہر مسکرا کر یہہ بات | خدا مالک اور سب اوسکے ہی ہاتہہ
نہ کرو ہم و اندیشہ مطلق ذرا | ملا دیگا معبود لڑکا تیرا
قدم چہوکے اوسجا سے پہر مین اوٹہا | مکان کو وہان سے مین سیدہا گیا
جو مان اوسکی بےچین و غمگین تہی | تسلی و تشفی پہونچکر کے دی
ہوا تیسرا روز جب جلوہ گر | ہوا طفل موجود خود آن کر
خوشی سے ہوا دل کو پیدا سرور | ملا میرا لڑکا طفیل حضور
کرون جان و دل اپنے دونون نثار | فدا ایسے مرشد پہ ہون بار بار

ذکر کرامت حضور بابت بحالی تحمل حسین سب انسپکٹر معطل شدہ

قسم تیری ای ساقی ای جان من
نہ ہون پھر مین نہ زنہار توبہ شکن

اندھیرے مین اتبک جو گذری ہے بات
اوجالا ہے وہ ہوویگی اب اوس سے بات

بقول نظامی کرون اب عمل
نہ پہونچے کبھی تاکہ مجھکو خلل

مرا برف باریدہ بر پر زاغ
نشاید چو بلبل تماشائے باغ

رکھون اپنے مرشد پہ ہر دم نظر
کرون غور اب اس کرامات پر

یہان ایک صاحب ہین بازیب و زین
سو وہ کون یعنے تحمل حسین

ہین سب انسپکٹر وہ والا جناب
پولس مین ہین اس شہر کے انتخاب

ہری پربت اک اسٹیشن ہے یہان
تعین ہین وان وہ میرے مہربان

ہوا پیشتر اک بڑا انکو رنج
کہ زیر حکومت تھا جب تاجگنج

اب اوس رنج کا کچھہ سناؤن حال
کہ پہونچا تھا جس طور انکو ملال

ہوئے انکے تھانہ مین ایک رپٹ
گئے اوسکی تفتیش کو یہہ جھپٹ

ہوئی نقب کی جب رپٹ بیگمان
توکی اوسکی تفتیش کامل و بیان

جو یہہ خاص قصبہ کی بات تھی
بدالسنت جو جستجو خوب کی

تھا اک شخص دہقان بالکل گنوار
سوا اسکے تھا ذات کا وہ چمار

گواہون سے ثابت ہوا اوسپہ جرم
کیا اور مطلق نہ کچھہ اوسپہ ظلم

حوالات مین لاکیا اوسکو بند
ضوابط کے موافق رکھا ایک چند

کیا اوسکا چالان عدالت کو جب
عدالت مین جاکر ہوا یہہ غضب

جو اثبات کے جرم مین تہے گواہ — سو وہ کر گئے ہمیں ملزم سے آہ
شہادت ہوئی انکے کل برخلاف — عیان ہو گیا میل ملزم سے صاف
مجوز جو حاکم تہے اوسوقت پر — ہوئے اسکی اصلا نہ مطلق خبر
ہوا جبکہ ملزم سے اظہار حال — کہا اوسنے مظلوم ہو مین کمال
میرے باندہنے سے کل دست و پا — لئے آئی تہی موقعہ پہ مجکو اوٹہا
سپاہی پولس کا جو ہمراہ تہا — سو مین نام اوسکا نہین جانتا
میرے سر پہ اوسدم جو لایا تہا تاخت — اگر دیکھہ لون اوسکو کرلون شناخت
حسن خان جو نامی تہا کانسٹبل — عدالت مین ملزم کے جب متصل
بلایا تو ملزم نے کرکے فغان — کہا یہہ وہی شخص ہے بیگمان
میرے دل کو ہراس سے پہونچا گزند — کیا اسنے مجکو گرفتار بند
جو ہین حاکم مرجع خاص و عام — کہ ہے مولوی برکت اللہ نام
بڑے صاحب خلق ہین اور رحیم — سوا رحم اور خلق کے ہین کریم
بڑے خاندانی ہین عالی جناب — شرافت نجابت مین ہین انتخاب
ہین اعظم رئیس آپ اوس شہر کے — کہ ہے غازی اور لور کہتے جسے
وہ حاکم مجوز تہے اوسوقت پہ — یہہ تہی واردات اونکی پیش نظر
نہ ثابت ہوا جرم ملزم پہ جب — دیا چہوڑ ملزم کو یکلخت تب
عدالت سے ملزم ہوا جب رہا — تو شیرینیان وہ اوسدم بٹا

سنا سپرنٹنڈنٹ نے حال جب — تو حد سے زیادہ ہوئے پر غضب
جو تھے مہتمم وہ تحمل حسین — بلا اونکو دکھلائین غصّہ کی عین
معطل کیا پہر اونہین بعد ازان — ہوئی حبس سے تشویش مین مہربان
حسن خان نامی پراگندہ دل — جو ہمراہ تہا اسکے کانسٹبل
سمجھکر کے کل بات نئے واردات — اوسے بہی معطل کیا ایکسات
علاقہ مین پہونچی خبر جابجا — تو پہر دشمنون کو یہہ موقعہ ملا
بلاکر بے ملزم کو اوس سے کہا — کہ درخواست دی تو عدالت مین جا
لکھانا کہ مین محض تہا بیگناہ — عدالت مین آیا ہون اب دادخواہ
ہر فرد گر ملزم روسیاہ — عدالت مین آکر ہوا دادخواہ
گیا اسمین کچہہ دنکا عرصہ گذر — پہر آگہومتا ملزم بدگہر
نہ چہوڑا عدالت کا جب کوئی طور — کیا بعد ازان پہر عدالت نے غور
عدالت کے نزدیک تہا یہہ بعید — نہ سنتے اگر اوسکی گفت وشنید
تو پہر جرم قایم بعد ازان — مفصل لکھا اوسکا سارا بیان
کمشن بہیجکر پہر تو یہہ مفصل — یہہ سب انسپکٹر وہ کانسٹبل
بیان سے جو ملزم یہہ ثابت ہوئی — عدالت مین دونون بلائے گئے
جو ہے سید ابوالعلی کا مزار — ہے اک جائے دلچسپ اور سبزہ زار
غرض اوندنون آپکا عرس تہا — کہ تہا جمع ہر ایک چہوٹا بڑا

بہت کم تہا دن قریب مغرب تہا بس
اوسی جا پہ مرشد بہی موجود تہے
کہ پہونچے وہان جب تجمل حسین
بالعد ازان اون سے یہہ خاکسار
کہا مینے مرشد مین بیٹھے بیان
۴۴ اوب سے کیا جا کے پہلے سلام
بیان اول اپنا کیا مدعا
غرض جملہ حالات کو کہہ گے گوش
قسم مجکو واللہ باللہ ہے
خدا پر نظر اپنی رکہو تمام
کریگا تمہارے وہ اوپر کرم
کرون قصہ اب مختصر مین نہ طول
گیا اسمین کچہہ دنکا عرصہ گذر
بہ پیش عدالت گئے چند بار
ہوئی شاخ نخل دعا کی ہری
یہان سپرنٹنڈنٹ صاحب کی بہی
معطل رکہا تہا انہین جتنے دن

کہ پہونچے تجمل حسین اوس نفس
وہین پاس مرقد کے بیٹھے ہوئے
پڑہی فاتحہ پہلے بالراس و عین
کہا جب مجہسے احوال سب ایکبار
کرو اوسنے کل ماجرے کو بیان
کہا اپنا احوال پہر سب تمام
کہا بعد ازان یونکہ کیجے دعا
کیا آپکی آکے رحمت نے جوش
کہا آپنے یونکہ اللہ سے ہے
اوسی سے کر التجا صبح و شام
وہی دور کر دیگا سب درد و غم
بڑہانے سے مجکو نہین کچہہ حصول
پہر آخر کو یہہ متہم نا ہوئے
خدا نے کیا رحم انجام کار
کیا حاکم وقت نے پہر بری
بدستور انکی جگہہ انکو دی
تمامی وہ تنخواہ دی دن کو گن

۴۴ ہوا وہ سوقت تھے بہ نہایت اوداس + گئے جا کے پھر بیٹھ مرشد کے پاس +

حسین خان جو ہمراہ مین انکے تہا
نہ ہرگز ہوا جرم سے وہ رہا

بریت سے انکی ہوا وہ اوداس
رہی چھوٹنے کی نہ پہر اوسکو آس

علاوہ برین تہا وہ ناحق شناس
سوا اسکے پہونچا نہ مرشد کے پاس

عدالت کو ثابت ہوا اوسکا کید
ہوا آخر الامر دو سال قید

بمطلق رہائی ہوئی ہوشیار
پڑا قید مین اب ہے انجام کار

ذکر کرامت حضور بابت رہائی اشتیاق حسین مہتمم اسٹیشن و یعقوب علی و علی بخش کانسٹبلان متعینہ اسٹیشن بٹالہ مقید شدہ

لگی تجھسے ہے ساقیا میری من
برائے خدا میری اک اور سُن

کرون اب نہ آلودہ اپنی زبان
نہ زنہار رشوت سے مین اکزمان

سنو دوستو بابت بٹالیکا حال
کہ مرشد کا ظاہر ہوا جو کمال

کہ ہے اک بٹالہ یہان سٹیشن
کنارہ لب آب بحر جمن

ہے بہتر مین آبادی اوسکی تمام
پرستش کا ہے ہندؤنکی مقام

علاوہ برین دیگر است این نشان
کہ مشہور بلد میلہ اش درجہان

جو ہین اشتیاقِ حسین ایک شخص
بظاہر ہین وہ بڑے نیک شخص

امامی طریقہ ہے اونکا شعار
فقط پنجتن کے ہین وہ دوستدار

ہوئے تھوڑے دن ہین کہ یہہ منتظم
بٹالیشن کے تہانہ پہ تہے مہتمم

ہین جہوٹ و سچ کی جسے کچہہ خبر — ہوا اونپہ رشوت کا دعوے مگر

علی بخش و یعقوب علی ایک دل — یہہ ہمراہ تہے دو لون کانسٹبل

پڑا دونکے اوپر بہی اکر وبال — عدالت مین انپر بہی گذرا سوال

سمن جبکہ طلبی کا بہیجا گیا — ہوے سپرنٹنڈنٹ صاحب خفا

معطل شدند آن زمان ہر سہ کس — چنین حکم صادر شدہ آن نفس

ہوئی جب معطل یہہ ہر سہ کسان — کنارہ لگے کرنے کل مہربان

ہے کیا خوب نے یہہ لکہا — برے وقت کا کون ہے جز خدا

عدالت مین ہر سہ ہوے جبکہ پیش — ہوا رنج واندوہ ہر اک کو بیش

عدالت کی پائی جو بدلی نظر — ہوا اونہین ہر سہ کے پیدا خطر

کرون مختصر اب کہ زیر فلک — کشاکش رہی انکو کچہہ دن تلک

عدالت نے کر کچہہ دلون تک سکوت — کیا جرم آخر کو ان پر ثبوت

سنا پہر دیا حکم یہہ ایک لخت — کیا سب کو دو دو برس قید سخت

کسی جا سے پیدا ہوئی پہر نہ آڑ — پڑا ٹوٹ اکدم سے سر پہ پہاڑ

لگی فکر اور رنج کے دل پہ تیر — ہوے تینون بیکس یہہ غم کے اسیر

گئے جیل خانہ کو آخر کلام — کیا چند دن اوسجگہہ پر قیام

بفضل خدا پہر یہہ نکلی سبیل — عدالت سشن مین ہوئی جو اپیل

ضمانت پہ اول ہوے سب رہا — ہوا شامل حال فضل خدا

جو تھے عارضے یہہ رہائی تمام ❊ ہوئے اس سبب سے نہ کچھہ شادکام

اب اسکا یہہ زیادہ پس وپیش ہے ❊ بڑا امر کہ سخت درپیش ہے

جو چھوٹا پڑا یاں تو چھوٹا رہا ❊ اگر یاں سے چھوٹا تو چھوٹا رہا

ہوئی فکر اک اور بھی قسم کی ❊ تردد میں تھی جان بھی اور جسم بھی

علی بخش تھا جو کہ کانسٹبل ❊ زیادہ ہوا سب سے آزردہ دل

مگر خاص مرشد کا تھا وہ مرید ❊ یکایک ہوا اوسکا طالع سعید

وہ ہی شخص اجہل نہایت فضول ❊ گیا ایسی حالت مین مرشد کو بھول

نتیجہ اوسے آخرش یہہ ملا ❊ کئی دن رہا قید مین مبتلا

عنایت کا اسکو بھی سمجھو سبب ❊ رہا بر ضمانت ہوئے سب کے سب

علی بخش کو ایک دن بامداد ❊ ہوئی آکر اپنے مرشد کی یاد

ہوا شکل صرصر کے پھر وہ روان ❊ وہ ڈیوڑھی پہ مرشد کے آیا دوان

جو تھا منفعل اپنے دلمین کمال ❊ قدم پر گرا اور کہا سارا حال

یہہ پھر عرض کی اب کرم کیجئے ❊ بہت جلد میرے خبر لیجئے

بس اب میرے سوا سنبھالو مجھے ❊ مین ہون ڈوبتا اب نکالو مجھے

ہے دونون جہانمین سہارا تیرا ❊ تمہارے سوا کون ہے اب میرا

کہا آپنے ہوکے خندان وشاد ❊ نکر غم خدا کو تو کر اپنے یاد

مصیبت ہے جو تجہپہ آکر پڑی ❊ وہ سب میٹ دیگا یہہ غم کی گھڑی

ادہر تو ہوے اوسکے حق مین دعا | اودہر وہ سشن کی کچہری گیا
نہ عرصہ تلک ہوا تہا دعا کا گذر | اجابت ہوئی حق سے وان پیشتر
کہ صاحب سشن نے بلا روبرو | وہین دیکہکر مثل سب مو بمو
پسند آئی ان سب کی جو سادگی | وہین قید سے دی پہر آزادگی
بہت انکو پہونچا تہا رنج والم | چہٹے سب کے سب آخرش یک قلم
وہ سب انسپکٹر و یعقوب علی | او سیدم رہائی انہین بہی ملی
جو تہی یہ علی بخش کے دوستدار | طفیل اوسکے یہہ بہی ہوے رستگار
گئے سپرنٹنڈنٹ کے پاس جب | ہوے رحم دل پہر وہ صاحب اب
بدستور پہر سب یہہ بے قیل و قال | ہوے اپنے اپنے جگہہ پہ بحال

ذکر کرامت حضور بابت حالات شخص نجومی پنڈت و لالہ چہنو لال ساکن آگرہ

فدا تجہپہ ہون ساقیا بار بار | کرون تجہپہ اپنے تئین مین نثار
یہ عاجز لکہے تیری کیا خوبیان | کہ ہے گنگ اپنی سراسر زبان
تہ دل سے اب دوستان کان دہر | کرامت سنین اور اک خوب تر
ہے اک شخص اس شہر مین چہنو لال | اونہین کے زبانی سنا ہے یہ حال
ہے مرشد سے میرے اونہین اعتقاد | مجہے اس سبب اونکا ہے اعتماد

پدر اونکے مشہور ہین دیبی داس — مکان اونکا ہے کوتوالی کے پاس
سوا اسکے دو اور بہی اک پتا — پولس کے ہین دفتر مین اونکے چچا
جتاتا ہون اسجا پہ مین اونکا نام — کہین ہر نراین ہین اونکو تمام
وہ انسپکٹر ہین صاحب وقار — پولس کے خزانہ کے تحویل دار
کسی پہ پہنچتی ہے جب کچہہ جفا — تو مسلوک ہوتے ہین یہہ باوفا
عنایت جو اونکی فروان ہے — بڑا مجہہ پہ اک اونکا احسان ہے
بہتیجہ جو ہین اونکے وہ چہنو لال — سو وہ مبتلائے مرض تہے کمال
مرض سے نہایت وہ ہوکر اداس — گئے ایک دن ایک پنڈت کے پاس
ہوئے جاکے اسبات کے خواستگار — ذرا کہول تو اپنی پوتہی کو یار
کہ ہین کب تلک مجہہ پہ یہہ سخت دن — بتا اونگلیون پہ ذرا اپنے گن
یہہ سنکر گئے پنڈت نے اور کر حساب — دیا اونکو تقویم سے یہہ جواب
ہوئے عمر کے دن تمہارے تمام — نہ تم جہوٹ جانو یہہ میرا کلام
ہے کل پانچ چہہ دن کی اور زندگی — خدا کی کرو جاکے اب بندگی
ہوئے سنکے دلگیر یہہ چہنو لال — کہا میرے مرشد سے پہر آکے حال
یہ سنکر وہین آپنے ایک سات — کہی مسکرا کرکے اون سے یہہ بات
کہ پنڈت ہین بہولے ہوے سر بسر — تمہاری نہین ہے یہہ اونکی خبر
کرو کچہہ نہ تم دل مین اپنے حذر — وہ پنڈت ہی کر جاینگے خود سفر

ہوئے سنکے یہہ بات وہ بے خطر ۔ گئے اسمین پہر پانچ چہہ دن گذر
سنی پہر گئی یہہ خبر ایکدم ۔ کہ پنڈت گئے سوئے ملک عدم
یہہ تہی با اثر وہ زبان حضور ۔ کہا جس طرح سے ہوا وہ ظہور
دعا اونکی کیا تہی وہ تہی مثل تیر ۔ کلام اونکا پتہر کی تہی اک لکیر
یہانتک تو قرب خدا تہا حصول ۔ کہا جو انہون نے ہوا سب قبول

ذکر کرامت حضور بابت کرون چشم والبعد انتقال بوقت گریہ و رازی حکیم سید مبارک علی صاحب

نہ کچہہ اسمین شک ہے سبہی ساقیا ۔ سمجہتا ہون مرشد کو زندہ سدا
کرون اس سوا اور کوئی نہ کام ۔ سمجہتا رہون اونکو دلمین مدام
تہی جس روز مرشد نے پائی وفات ۔ اوسی دن کے لکہتا ہون یہہ خاص بات
وہ سید حکیم مبارک علی ۔ ہوئی سنکے اونکو بہت بیکلی
دُر غم کی لڑیان پروتے ہوئے ۔ گئے نعش کے پاس روتے ہوئے
قدم پہلے آنکہو لینے اپنے لگا ۔ ازآن بعد پہر مونہہ سے چادر اوٹہا
نظارہ کیا مصحف رخ کا جب ۔ ہوئے شان وحدت نمودار سب
لگے رونے پہر دیکہکر زار زار ۔ ہوا سامار ومال تہ ایک بار
ہوئی جبکہ رقت اونہو نکو دو چند ۔ تو مرشد نے پہر کہول دین چشم بند
نظر اونکی جانب کی با چشم یاس ۔ نہ بولے مگر کر نشر لبیت کا پاس

وہین تبدا آنکھون کو بہر کرلیا   یہہ اک اور صدمہ پہ صدمہ دیا
یہی بس ہے احوال ہین انکے اب   کہ ہے لائموٹون انکا لقب
ہوئی لیو اِران جو قیامت بپا   لکہون اب مین اوسوقت کا حال کیا
میسر دلہین سب اشتباہ الوقان   کرون حال اوسوقت کا جو بیان
یہی اب ہے بہتر کہ خاموش ہون   بس اب صبر کا سنگ دل پر دہرون
کرامات جتنی ہین اسمین لکہین   یہہ سب اپنے آنکہونکی دیکہی ہوئین
بہت کچہہ کرامات گو اور تہین   مگر مختصر مینے تحریر کین

بیان درحالات واقعۂ جانگاہ وسانحۂ قیامت خیز بابت انتقال جناب حکیم سکندر علیصاحب صاحبزادہ خورد جناب مرشدی ومولائی مرحوم مغفور قدس سرہ

مین ہون ساقیا اب بہت غمزدہ   ہوا میکدہ مجہکو ماتم کدہ
بڑا یہہ غضب ہوگیا ناگہان   سکندر علی نے بہی چہوڑا جہان
ہوا آج اونکا بہی ان سے سفر   قیامت نمایان ہے بار دگر
نہ جان اپنی باقی رہے جان مین   یہہ آئی صدا جس گہڑی کان مین
نہ پہونچی تہی یہہ نظم تا اختتام   ابہی مثنوی تہی میری ناتمام
قضائے الٰہی سے مجبور ہو   سکندر علی کے لکہا حال کو
ہوا آپکا جسطرح انتقال   مشرح یہان سے مین لکہتا ہون حال

یہہ سید سکندر علی نامور — جو مرشد کے چہوٹی تہی لخت جگر

مین یون لکھہ چکا پیشتر اونکا حال — کہ حکمت یہہ کرتے تہے فرخندہ فال

پہونچتے تہے اکثر مریض انکے پاس — کسی کے نہ کرتے تہے خاطر اوداس

مریضونکی یانتک تہے تیمار دار — پہونچتے تہے گہر اونکے خود بار بار

حسد بغض و کینہ سے شفاف تہے — غرض مثل آئینہ دل صاف تہے

کسیکی نہ رنج اور برائی سے کام — رکہا کام گر تو بہلائی سے کام

تہی فرمائی مرشد نے جسدن قضا — اوسی دن سے تہا اونکو صدمہ بڑا

نہ اوسدن سے دیکہا اونہین شادکام — کہ رہتے تہے مغموم و محزون مدام

یہانتک کیا رنج و غم نے اثر — ہوا اندر اندر رہی ٹکڑے جگر

ہوا ابتدا مین مرض جو خناق — تو طاقت ہوئی یکقلم اونکی طاق

مہینہ مین شوال کے آن کر — ہوا روز آدینہ جب جلوہ گر

تہی پچیس ۲۵ تاریخ شوال کی — کہ اوس روز تغئیر تہی حال کی

اوٹہا ایک بیک سخت سینہ مین درد — ہوا رنگ روئے مبارک کا زرد

مگر آفرین مرحبا واہ واہ — لبون تک نہ سینہ سے آتی تہی آہ

جو آیا بہی تو لب پہ نام خدا — دم واپسین تک یہی حال تہا

جو سید مبارک علی ہین حکیم — ہوا رنج و غم سے دل اونکا دو نیم

معالج ہوئے وہ ہراک طور سے — ہو نسخہ دیا وہ بڑے غور سے

جہانتک تہا امکان دوا اونکو دی
مجرب وہ نسخہ تہی اور کارگر
ہوئی جبکہ ناچار تر کرکے قصد
مگر ابتدا تما لو صحت ہوئی
دو شنبہ تلک روز آدینہ سے
دو شنبہ کو ساقط ہوئی صبح نبض
بہت سخت تہا چونکہ دل کو ملال
ہزار و صد و سیزدہ سال بود
روان شد بسوی جنان جان پاک
ز عمر گرامی گنی گر شمار
نہ تہا آپکا ایسا کچہہ سن و سال
ابہی غم غلط ہونے پایا نہ تہا +
عزیزون کی حالت کا کیا ہو بیان
کسیکا نہین موت مین اختیار
وصیت علی اونکے فرزند کی
کیا جسکا جاتا نہین کچہہ بیان :
مگر شاہ قدرت علی دلی

دوا سے ہوئی اور حالت ردی
قضا نے نہ ہونے دیا کچہہ اثر
سر روی کے کہولدی جلد فصد
ازان بعد پہر وہ ہی حالت ہوئی
جو تہا درد کچہہ تہی نہ تخفیف اوسے
ہوئی دستن بحران کی روح قبض
کیا جلد مرشد سے جا کر وصال
کہ در بست و ہشت مہ عید روز
نہان گشت خورشید در زیر خاک
ہمین چہل و پنج است یا چہل و چار
بہت جلد یان سے کیا انتقال
فلک نے یہہ اک اور صدمہ دیا
فلک تک گیا اونکا آہ و فغان
ہے آخر یہی سبکا انجام کار
نہایت ہوئی غم سے حالت ردی
ہوا اونکو تاریک سارا جہان
مکان پر نہ موجود تہے گہر پہ

بتاؤں میں اب وہ گئے تھے کہاں — سے ہے راجہ بھدا ور کا جو لوگنواں
سخاوت علی بھی یہاں سے تھے نہیں — تھے ہمراہ قدرت علی کے وہیں
وہ شیر علی شاہ کے نور عین — کہ اولاد سے پہلے اور پھر حسین
طبابت میں اونکو یہہ حاصل کمال — نہیں شہر میں کوئی اونکی مثال
سو یہہ بھی گئے تھے وہیں لوگنواں — کہ راجے کے لڑکے کو چیچک تھی واں
مرض چونکہ تھا یہہ زبس لا علاج — گیا تو بھی بہہ دن لیا اوسکا علاج
سوا اونکی دواؤنکا مطلق اثر — ہوا اوس مرض پر نہ کچھ کارگر
اس اثنا میں جب پہونچے یہہ ناسوس — مرض کو جو دیکھا تو تھا پر خطر
نہایت تھی لڑکے کی حالت تباہ — وہ چیچک جو تھی پڑگئی تھی سیاہ
دیا پاس خاطر سے نسخہ وہیں — خدا جانے وہ بھی پیا یا نہیں
غرض روز یکشنبہ وہ مہ لقا — بحکم الٰہی قضا کر گیا
ازاں بعد پھر اوسکی ارتھی بنا — کنارہ چمن کے دیا لا جلا
پڑا اوسکے مرنیکا کہرام سخت — کہ آہ اوٹھہ گیا مالک تاج و تخت
وہاں تھا جو لڑکے کے مرنیکا سوگ — ابھی تک نہ واپس ہوئے تھے یہ لوگ
سکندر علی کی علالت کا تار — جو بھیجا اول بعد اضطرار
بروز دوشنبہ کو جب کی قضا — تو پھر دوسرا تار بھیجا گیا
خلیفہ وجیہ اور سخاوت علی — خبر تار کی اونکو اول ملی

جب آتے تھے واپس عالی وقار
ملا ریلوے اسٹیشن پر وہ تار

جو پڑھوایا اوسکو تو نکلی یہ بات
کہ پائی سکندر علی نے وفات

ہوا چونکہ پڑھتے ہی سے رنج دلی
روانہ کیا سوئے قدرت علی

ہوئے ریل مین دونو صاحب سوار
چلے جانب آگرہ دل فگار

اودہر دن سا بجے سے وہ دن تا بشام
غم و رنج ماتم مین گذرا تمام

عزیزان و خویشان تھے زار و نزار
اور ان صاحبون کا بھی تھا انتظار

کیا انتظار اونکا تا وقت شام
نہ پہونچے یہ جب دونون عالی مقام

تو ناچار ہو غسل میت کو دے
جنازہ کو لے سوئے مدفن چلے

خدا ہے میرے اس سخن کا گواہ
ہوئی دوستون کی یہ حالت تباہ

کہ جتنے تھے موجود پیر و جوان
وہ سب تھے نعش کے ساتھ زاری کنان

مصنف بھی زاری کنان ساتھ تھا
گریبان تھا اور میرا ہاتھ تھا

جہان مرشد پاک کا ہے مزار
دیا جا کے اوسجا جنازہ اوتار

اوسیوقت پہونچے بصد رنج و غم
سجاد علی اور خلیفہ ندیم

مگر شاہ قدرت علی اوس گھڑی
پہونچنے نہ پائے بناچار گی

بہر حال انہین سب نے باصد نیاز
جنازہ کی ملکر ادا کی نماز

جنازہ کو مرقد مین جس دم رکھا
تو ظاہر ہوئی واں یہ شان خدا

کہ روشن تھا اوسمین بھی وہ نور
کہ تھا رحمت حق کا گویا ظہور

شنیدہ نہیں بلکہ ہے چشم دید | سوئے کعبہ تھا وہ روئے سعید
بہر کیف حضار نے دل حزین | چھپایا وہ خورشید زیر زمین
دو شنبہ تھی اور رات کے نو بجے | کہ تجہیز تکفین سے فارغ ہوئے

بیان حالات سیوم جناب حکیم سید سکندر علی صاحب مرحوم مغفور

کہاں ہے تو آئے ساقئے خوش کلام | کہ ہوتی ہے یہ مثنوی اب تمام
میں خود جا کے ہر ایک کو دوں یہ خبر | کہ پہلو میں شامل ہوں کل آن کر
سہ شنبہ کو گذری یہ بندہائیں تمام | وصیت علی تا ہوں قایم بمقام
سناتا ہوں اب کچھ سیوم کا بھی حال | جو گذرا تھا اوس روز رنج و ملال
سہ شنبہ کے دن ڈال منہہ پر نقاب | اوٹھا جبکہ روتا ہوا آفتاب
عزیزوں نے سامان سیوم کیا | وہ دیوان خانہ بنا غم کدا
سخن سنج خلیفہ اگرچہ نہ تھے | سیوم میں مگر آ کے شامل ہوئے
برادر کے غم سے جو تھے سوگوار | ہوئے آن کر پھر بہت اشکبار
ازان بعد خویش و برادر تمام | سوا انکی ہو مجتمع خاص و عام
جو دیوان خانہ کا ہے وہ مکان | ہوئے جمع اوس جا پہ پیر و جوان
پڑھا پہلے قرآن اور پھر سب جنہے | کہ سیپارہ کے گلشن ہی تھے وہ بنے
جہاں تک تھے موجود واں جزو کل | پڑھی آخری فاتحہ اور قل
جو سید وصیت علی خوش سیر | سکندر علی کے ہیں لخت جگر

اب اسجا پہ تہوڑا لکہوں اونکا حال   یہہ صاحب نہایت ہین فرخ خصال
نہایت ہین خوش خلق شیرین کلام   بہری اونمین ہے آدمیت تمام
مثال سکندر علی یہہ عزیز   اوسی طرح رکہتے ہین علم و تمیز
بہت ہی عبادت ریاضت کا شوق   کمالات مین انتہا کا ہے فوق
وہ ہین سالک مسلک معرفت   کرون کس زبان سے مین اونکی صفت
ہوئے تخیح جب خویش اور اقربا   تو کی رسم دستار بندی ادا
ہوا رنج اوسدم بہت آپ کو   تو رونے لگے یاد کر باپ کو
بجا ہے نہ کیون رنج ہوا سقدر   جب اوٹھ جائے دنیا سے ایسا پدر
کیا صبر آخر کو انجام کار   کہ چارہ نہ تہا اس سوا زینہار

ذکر کرامت جناب حکیم سید سکندر علی صاحب مرحوم مغفور

بس اب ساقیا آخری ہے سلام   ہوئی مثنوی فضل حق سے تمام
مگر باقی اک اور بہی بات ہے   سکندر علی کی کرامات ہے
یہہ پوشیدہ درویش تہے باکمال   کہ اسکا تہا ظاہر کسی پر نہ حال
سوا اسکے یہہ صاحب پاکدین   کبہی عمر بہر جہوٹھ بولے نہین
تہی معلوم انکو تو اپنی قضا   کرون ہون مین اب عرض یہ ماجرا
وکیل ششن ہین جو نواب علی   بہت اوسنے تہا اک خلوص دلی
یہانتک تو تہی دوستی جانبین   نہ آتا تہا دونون کو بے ملے دیکہے چین

مرض سے کئی روز پہلے اوداس
گئے اتفاقاً یہہ اوس دوست پاس

تھے بیمار جانے کو وہ ہائی کورٹ
کہ تھی اوس عدالت مین کرنی رپورٹ

کہا آپنے اون سے اے مہربان
بہت جا کے دن تم لگانا نہ وان

مین جانے سے مانع نہین ہون ذرا
مگر دیر کرنا نہ بہر خدا

سنا آپسے اسطرح جب بیان
ہوا اونکو سن کر یہ غم بیکران

کہا آپنے کیا یہہ فرمائی بات
کہ صدمہ ہوا دل کو اے نیکذات

نہ جاؤنگا جب تک کہوگے نہ حال
ہوا ہے مجھے سخت سنکر ملال

کہا دل ہے دیتا کچھہ ایسی خبر
ہوا چاہتا ہے ہمارا سفر

ہے سامان اس قسم کا اسگھڑی
کہ گویا ہے درپر سواری کھڑی

کہا جانتے ہو مرا قاعدہ
نہ جاؤنگا اب لاکھہ ہو فائدہ

کہا آپنے سنکے پھر یہہ وہین
کہ یہہ بات ہرگز مناسب نہین

چلے جاؤ اب جلد تم شاد شاد
خدا جلد لاوے تمہین بامراد

ہوا لاچار و مجبور نواب علے
گئے تو ولے دل کو تھی بیکلی

کئی دن وہان اونکو عرصہ لگا
دوشنبہ کو یان آپنے کی قضا

قسم کہا کے کہتے تھے وہ مجھسے حال
کہ جس دن ہوا آپکا انتقال

مین موجود اوس دن عدالت مین تھا
پہر ہر دن اوسوقت ہوگا چڑھا

مین کہا کرکے جگر گرا مونہہ کی بل
اور آنکھوں سے اشک آئی میرے نکل

ہوا خود بخود دل کو اک اضطراب　　رہی پھر نہ دم بھر ٹھہرنیکی تاب

سوار اپنی گاڑی مین ہو کر وہان　　چلا آیا ٹھہرا ہوا تھا جہان

کچھ ایسا ہوا سر مین اوس وقت درد　　نکلتی تھی بیساختہ آہ سرد

سحر تار آیا یہہ تھا اوسمین حال　　سکندر علی کر گئے انتقال

رہی مجھمین باقی نہ تاب و توان　　تڑپتا رہا شام تک نیم جان

ملا تھا مجھے دوسرے روز تار　　تو شامل نہ مین ہو سکا زینہار

دل و جان ہے اس غم سے زیر کباب　　مری زندگی کر گئے وہ خراب

اسی ذکر پر ختم ہے مثنوی　　خدا دے مجھے دولت معنوی

الٰہی بحق رسول کریم　　تو رکھ اس گھرانے پہ رحمت عظیم

کسیکو نہ اب رنج پہونچے کبھی　　ہمیشہ رہے سب کا دل با خوشی

نہ ہو اب کسی طرح کا کوئی غم　　رہے دور خاطر سے رنج و الم

ہمیشہ رہے اونکی اولاد شاد　　رکھے اونکو خالق سدا بامراد

تصدق سے اولاد و امجاد کے　　مصنف کی اولاد بھی خوش رہے

نہ مجھکو کبھی ہو غم روزگار　　رہے میری اولاد بھی برقرار

ہے امید مرشد سے اب یہ مری　　کہ مقبول فرمائین یہہ مثنوی

اب اس مثنوی کا کرون خاتمہ　　طفیل نبی و بنی فاطمہ

من عبد اللہ احمد کمترین غلام　　بدل دارد این ارزوئے تمام

بدنیا بمانیم با آب و تاب
نگردیم در آخرت روباب

من از سختی نزع یابم امان
نه شیطان حاوی شود آن زمان

چو آیند در قبر منکر نکیر
در آن وقت مرشد شود دستگیر

مرا سهل گردد سوال و جواب
نه در قبر یک شمه بینم عذاب

بروز جزا آن خدائے رحیم
مرا نیز بخشد بفضل عمیم

خطاہائے ازما کند در گذر
نه دارد به عصیان برمن نظر

شود سهل آن راه پل پر خطر
کنم مثل برق درخشان گذر

بالطاف پیر ذوی الاحترام
کنم جنت العالیه را مقام

من این مثنوی را کنم اختتام
بحق محمد علیه السلام

فقط

تقریظ تاریخ تصنیف کتاب ہذا جناب حافظ مولوی حکیم اللہ صاحب مبارک آگرہ

تِلْكَ مِنْ اَبْيَاتِ نَظْمِ سَبِيلِ اللّٰهِ
مُمْتَنِعٌ سَهْلُهَا وَهَادَقَّتْ

یہ اشعار نتیجہ عبداللہ ہین
اگرچہ دقیق نہین مگر سہل و ممتنع ہین

مَا لَنَا رَضْنُهَا يَرَاعَتُنَا اِلَّا
وَسَمَاءُ لِسَانِهَا انْشَقَّتْ

عبس قلم سے اسکا مقابلہ کیا
اوس قلم کا سینہ شق ہو گیا

فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ عَامٍ هِجْرَتُنَا
رَاقَتْ اَشْعَارُهُ الَّتِيْ رَقَّتْ

مینے کہا کہ ہمارے کونسے ہجری سال ہین
اس مثنوی کے اشعار لطیف خوشنما ہوگئے

فقال لی قائل و قل و دلی	کرامت الاولیاء قد حقت
تو مجھ سے ایک کہنے والے نے بطریق قائل و قل و دل کے کہا	کرامت اولیا کی بیشک سچ ہے ١٣٥٣ ٤٠ ١٣١٣

قطعہ تاریخ وفات حضور من تصنیف سید کریم الزمان صاحب

مہر علی والا حسب عالی نساب — حامیء دین محمد سالک راہ خدا

بود ذات پاک حضرت بالیقین اندر جہان — چون مسیح روح پرور خضر آسا رہنما

بست دوم از ماہ صوم بعد عصر از جہان — شد بہ گلزار ارم آن سرو باغ مصطفی

این کرامت بین کہ بعد از مرگ تا دیر لب — ماند در جنبش بذکر لا الہ بر ملا

مصرع تاریخ رخصت فرخ شاد گفت — آفتاب اہل ایقان ماہتاب اصفیا

قطعہ تاریخ دیگر تصنیف سید کریم الزمان صاحب

شاہ مہر علی کہ بود یکے — عارف ذات و سید ذیجاہ

حیف باشد کہ آن مسیح زمن — غنچہ بر بست و زینہان خرگاہ

فکر سال وصال چون کردم — داد آواز ہاتف ناگاہ

بے سر اشتباہ گو فرخ — شد بخلد بریں ولی اللہ

قطعہ تاریخ وفات بقاعدۂ زبر بینات من تصنیف غلام سرور صاحب وکیل نقشبندی ابو العلائی اکبری

گوہر سلک احمد و کرار	آہ مہر علی سالک راہ
رہبر و راہ داور و دادار	اہل دل اہل حال اہل الہہ
گرد ور داو داع عالم درد	داد ما وا اورا ارم الہہ
گرد ور دہر دو طور کاک کلام	اعملو سال کو مکرم آہ
از سر حال کرد بطے سرور	سلک لاالہ الا اللہ

قطعہ تاریخ وفات حضرت ہمین تصنیف حکیم سید محمود علی صاحب

ولے حسرت کہ مہر شد کامل	شد ز دنیا بسوئے دار البقا
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب	شہ اقطاب و مہر ثاقب با

قطعہ تاریخ تصنیف ایضاً

وائے حسرت کہ از جہان فانی	ہادی ما برفت سوئے جنان
بہر تاریخ از سر الہام	ہاتفم گفت قطب فیض رسان

قطعہ تاریخ ایضاً

تھے مہر علی تو نور یزدان	ہو وصف کسی سے آپکا کیا
تاریک جہان ہے کیون نظر مین	گل ہو گئی شمع اصفیا کیا
دنیا سے اوٹھا وہ نور معنی	اندہیر ہوا کہ کبریا کیا
عجلت ہوئی کوچ مین یہ کیسی	تہا منتظر آپکا خدا کیا
تاریخ وصال کہہ یہ محمود	خورشید جہان نہا ہوا کیا

قطعہ تاریخ وفات حضور من تصنیف مرزا خادم حسین صاحب رئیس آگرہ

سید پاک و حلیمے ذی کمال ۔ اہل جاہ و ہم شریف و ہم وضیع
عارف کامل طریقت را دلیل ۔ در شریعت محکم و حصن منیع
حب حیدر داشت چون مہر علی ۔ پایہ اش در اہل عالم شد رفیع
از ادب بو سید چون دیدش قضا ۔ داد جان در ذکر خلاق سمیع
گفت ہاتف سال نوشتش اے رئیس ۔ الذی جاء الی اللہ شفیع

قطعہ تاریخ من تصنیف منشی امیر احمد صاحب

حکیم مہر علی شاہ سید سندی ۔ سدھارے عالم فانی سے سوئے جنت آج
نماز پڑھ کے جو مغرب کی محو ذکر ہوئے ۔ تو آئی کانوں میں آواز کوس رحلت آج
لگائی شوق میں آکر یہ ضرب الا اللہ ۔ کہ ہونٹھ چوسنے روح آئی پاک لذت آج
بدن تمام تو بیجان تھا ہونٹھ ہلتے تھے ۔ ہوا کے ذکر نے کیا ختم کی رفاقت آج
کہی امیر نے تاریخ سن کے حال وفات ۔ چھپا ہے ابر میں مہر سپہر حکمت آج

قطعہ تاریخ وفات حضور من تصنیف شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی

مرشد خلق خاکسار مزاج ۔ شاہ ملک سخا و بحر کرم
ہمچو ابر کرم کرم گستر ۔ ظل حق چون رسول پاک شیم
نام پاکش بود مہر علی ۔ بہ لعشق علیش مستحکم
شمع بزم جناب نور الدین ۔ بود روشن از و درین عالم

گشت تیره ز رفتنش هستی | هست در اگره بپا ماتم
اندرین عهد قطب اگره بود | هر یکی زین ترانه شد همدم
گشت مسندنشین او به جهان | خلف اکبرش بجاه و حشم
خلف اوسطش بجذبت خلق | هست همچون مسیح عیسی دم
خلف اصغرش که اهل دل است | هست خلوت پسند چون اب و عم
عمر من بود آن ولی خدا | یاور روحش ز دید حق خو نرم
سنه لی سر استباه اکبر سال | هاے سرتاج خلد گشت رقم

قطعه تاریخ ایضاً

شه پاک دین شاه مهر علی | فرشته جمال و فلک بارگاه
چو او قادری بود با غوث داشت | ولاے اتم است خالق گواه
طبیب و حکیم و مریضان دین | برا و هر نفس محو ذکر الله
بماه مبارک که بست و دو بود | بجنت مرتب شدش خوابگاه
به بیست و سوم رفت او در لحد | شد آن کوشک از نور او چرخ ماه
ازین حادثه گشت ماتم بپا | بهر کوچه و خانه و شاه راه
بگفتند ابدال اکبر سنش | وصالِ خدا شد فقیر دوس آه

قطعه تاریخ تصنیف مرزا خادم حسین صاحب

دلم درد دارد که مهر علی | وداع همه کرد و ما سوگوار

رئیس آمده مصرع سال مرگ	در آورد رحم ره کردگار

قطعہ تاریخ تصنیف فقیر محمد خان صاحب

جناب مہر علی شمس آسمان ہدیٰ	حکیم حاذق و کامل طبیب عیسیٰ دم
معالج مرض قلب عاصیان جہان	مسکن دل ہر مضطرب بہ لطف اتم
سعید روز ازل سید ستودہ صفات	فرشتہ سیرت و پاکیزہ صورت آدم
مقدس و متبرک مہذب و مقبول	مقرب و متوکل مخیر و اکرم
ولی و ہادی و اہل کمال صاحب کشف	عزیز اہل جہان برگزیدۂ عالم
امین سر حقیقت معین دین متین	مکین کاخ طریقت مقیم قصر ارم
ہزار حیف کہ این مہر دین چہ پنہان شد	عیان شدہ بدل ماہ داغ حسرت و غم
خجستہ مہر سپہر ولایت عرفان	کہ بود جلوہ فیضش ز ہند تا بہ عجم
زمین زیر لو لطفش عجب منور بود	ازین سبب جہان نام اوست مہر علم
کدام دل کہ نشد از برای او محزون	کدام دیدہ کزین غم ندید صورت نم
وداع دہر رمضان شریف شد صد حیف	بروز بیست و دوم زین سرای ناخورم
برای سال وفاتش کہ سخت حادثہ است	چو سر بجیب تفکر دمی فرو بردم
ز مشرق دل انور برآمد این مصرع	سحاب رحمت ایزد محیط ابر کرم

قطعہ تاریخ ایضاً

انور حکیم مہر علی ماہ دل فروز	الحق بُدے بادشاہ سریر سپہر کشف

بائیسوین مہ رمضان کو لوقت شب	برج قضا مین آیا دبیر سپہر کشف
منہ دیکھ لیا القاب اجل سر آوغل مچا	گہنا یا اب وہ مہر منیر سپہر کشف

قطعہ تاریخ قطب الدین صاحب

بگذشت از دہر مہ عرفان	آگاہ حقایق شریعت
ہمراہ بر اہدایت آورد	آن ہادی منزل طریقت
فی الواقع قطب اکبر آباد	یابندہ بمعرفت حقیقت
از کشف قدوم طالبان را	ظاہر شدہ رنگ رمز وحدت
مخمور بشوق غوث اعظم	بیہوش لعشق پاک حضرت
آن شاغل ذکر پاس انفاس	غرق از دل وجان برنگ وحدت
در بست وسویم مہ صیامی	در شب ز جہان بکرد رحلت
تاریک شدہ جہان فانی	از رنج والم بچشم خلقت
تاریخ وفات حسبت اشکی	از نیدہ فیض وقت فرصت

قطعہ تاریخ قاضی شمس الحق احمد صاحب

عجب جانکاہ در عالم بپاشد خلق گریان است	دریغا زین جہان مہر علی اولاد حیدر شد
پس از مغرب نماز در وظائف بجا بحق داد	چو بوی گل روان از تن سوی اللہ اکبر شد
لحضرت پسند تن نازک تمامی شب	قمر با فوج انجم پاسبان جسم اطہر شد
زمین زین جا دہ در جنبش آمد الامان گفتہ	کہ فریاد عزیزان و مریدان پیش داور شد

شمیم مشک عنبر بود پیدا از تن اطہر — کفن از وصل جسم پاک مثل گل معطر شد
بطرز عجم رقم شد سال رحلت عارف کامل — ریاضت بی سر و پا عیب ز بیدل فقر مسیر شد

قطعہ تاریخ ایضاً

سید پاک وارث لولاک — گلبن بوستان مرتضوی
بعد مغرب دوشنبہ کی شب کو — ماہ رمضان کی بست و سویم تھی
مثل خورشید کے غروب ہوئے — مطلع نور دین مصطفوی
بولا ہاتف جہان ہوا تاریک — آفتاب جہان تھے مہر علی

قطعہ تاریخ مولوی ضامن علی صاحب

سید تا شد بہشت از قضا — ہمچو بوئے گل کہ بد دوش صبا
از رمضان در شب بست و سویم — رفت بفردوس برین زین سرا
واصل حق محو رضائے اللہ — شد ز جہان راہ طریقت نما
صوفی صافی و طبیب قلوب — بود ہمہ عمر ولی باوفا
از سر افسوس بتاریخ شد — مہر علی شاہ ولی خدا

[illegible]

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم سکندر علی صاحب تصنیف مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب

شد چو از دنیا حکیم اسکندر علی — الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم
کشف شد بر دل صبہار چو سن فوت — ھٰذا رَوحٌ وَرَیحانٌ وَجَنّاتُ النَّعِیم

اشعار سن تصنیف حافظ تاج محمد نقشبندی مجددی ساکن سیتا پارہ عالمگنج

عاشق جناب سید ابرار اوٹھ گئے | دیدار حق کے خاص طلبگار اوٹھ گئے
بازار حسن دین کے خریدار اوٹھ گئے | زاہد فقیر عابد بیمار اوٹھ گئے
مہر علی غروب جب ظاہر یہان ہوا | اندھیرے سے تاریک جو سارا جہان ہوا

غزل در وصف حضور مین تصنیف سید کریم الزمان صاحب تخلص فرخ

جسنے دیکھا ایک جلوہ آپ کا | ہو گیا دل سے وہ شیدا آپ کا
روح نکلی تن سے نام حق کیساتھ | چوٹ ڈنکی کی ہے ڈنکا آپ کا
گر ملائین مہر سے لفظ علی | نام نامی ہو ہویدا آپ کا
حورین غش کہا کر ارم مین گر پڑین | اک نظر جلوہ جو دیکھا آپ کا
کیون نہ ہو دنیا اسیر دام عشق | لطف ایسا خلق ایسا آپ کا
برق خرمن ہے دل شوریدہ کو | مسکرا کر بات کرنا آپ کا
خلد سے مطلب نہ رضوان سے غرض | ہم ہون اور ہو ہمکو کوچا آپ کا
داغ حسرت دل مین لیکر جاونگا | آخری جلوہ نہ دیکھا آپ کا
غیرت خورشید و رشک مہ ہے | ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ آپ کا
اے چراغ نور دین مہر علی | دو جہان مین ہے اوجالا آپ کا
ایک صورت خواب بیداری کی تہی | حال یہہ پایا تو پایا آپ کا
۴۴
بہنڈ مین بیٹھے ہو گیا فرخ چلو | عرس دیکھو پاس آیا آپ کا

[illegible]

تمت

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ کتاب مثنوی شیرازہ معرفت کا حق تالیف جناب مخدومی و
مکرمی محمد عبداللہ صاحب جلیسر نے جناب حکیم سید قدرت علی صاحب و احمد حسین خان
صاحب کو دیدیا بغیر اجازت قصد طبع کا نفرماوین ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان نہ
اوٹھاوین

المشتہر

احمد حسین خان مالک مطبع مصطفائی آگرہ محلہ کمبوہ ٹولہ شہر آگرہ

DATE

NO.

NO.